

وَاللّٰهُ يَهْدِي مَن يَشَاءُ  
إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ

الحمد لله

دریں ولایتیں رسالہ مضمون مشتمل بر اخلاق و تصوف  
موسوم بہ

# اخلاق صابری فی عرفان باری

من تالیف فقیر خواجہ غلام حسین چشتی الصابری  
حیدر آبادی دکنی مدظلہ العالی

باہتمام فدوی خواجہ جمیل احمد خان امر و ہوی چشتی الصابری خادم حضرت موصوف

ماہ جمادی الاول ۱۳۴۸ھ

حق

حق

حق

## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ ؕ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ  
 عَلٰی حَبِیْبِهِ وَرَسُوْلِهِ وَاٰلِهِ وَاَحْبَابِهِ وَجَمِیْعِ اَوْلِیَآءِ اَمَّتِهِمْ اَجْمَعِیْنَ ؕ اَبْقِیْ  
 خَیْرِ سِرِّ اَلْقَصْرِ خَوَاجِهٖ غَلَامِ حَسَنِ شَاخِشِی الصَّابِرِی دکنی حیدرآبادی ارباب دانش و  
 بیش کی خدمت میں عرض پر واز سے کہ ان دنوں عقیدت مندان اہل سلسلہ نے مثل  
 خواجہ محمد عبدالغفریہ و خواجہ محمد عبدالغفور و خواجہ محمد فضل الہی روپڑی و محمد انوار الحق سنبھلی و  
 جمیل احمد امروہوی وغیرہ نے اپنی خواہش ظاہر کی کہ کوئی رسالہ عام فہم زبان اردو  
 میں جو سلوک و معرفت و اخلاق و پسند و ناصح سے مملو ہو قلمبند فرمایا جائے جس سے ہم  
 مبتدیوں کو سودمند اور منتہیوں کو خاطر پسند ہو اگرچہ یہ کمترین ناخواندہ ہے کچھ ایسا پڑھا  
 لکھا نہیں ہے جو اس کام کو اچھی طرح انجام دے ناچار پیاس خاطر بردارن دینی تصنیفات  
 سے ائمہ دین متین چند حضرات مثل حضرت مولانا روم و حضرت سعدی و جامی و حسن  
 سنجری و سید اشرف جہلی عبدالقادر مہنتہ کلید دانش و حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہم  
 کے کلمات کرامت آیات فراہم کر کے مثل ایک گلدستہ کے تیار کیا اور نام اسکا  
 اخلاق صابری فی عرفان باری رکھا تاکہ بہتدیان طالب حق و اخلاق



انسانی کو آسانی ہووے۔ اور اس رسالہ کو بطریق سوال و جواب کے مزین کیا۔ تاکہ  
 اس کی عبارت اور اشعار کو یاد کر کے غیبت کے ساتھ فائدہ حاصل کریں۔ اور باب  
 نویں علم سے امیدوار ہوں۔ اگر انتخاب میں کوئی سہو یا غلطی ربط مضمون وغیرہ میں پائیں  
 تو اصلاح فرمادیں۔ اور کوئی حرف اس تالیف کا پسند آوے۔ تو جامع اوراق کو دعائے  
 خیر سے یاد فرمادیں۔ و عاتق فی۔ اَللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ وَ تَوَكَّلْتُ اِلَیْہِ اَنْدَبُ  
 سوال۔ خدائے تلے سے کیا مانگنا چاہیے جواب۔ خدائے خدا کو مانگنا چاہیے۔ اور  
 خیریت اور عافیت دو جہان کی ہیت۔ خواہم از تو خوبی ہر دو سرا بہ وز تو خواہم از تراے  
 رہنا۔ ترجمہ۔ چاہتا ہوں تجھ سے یا رب خوبی دو جہان کی اور تجھ سے تجھ کو چاہتا ہوں۔  
 اے خدا۔ اے رہنا۔ سوال۔ سلوک کیا ہے جواب۔ بجا لانا احکام الہی کا۔ اور شفقت  
 او پر بندگانِ خدا کے ہیت۔ سالکانِ راہ حق در امر او بیک زماں غافل نمند از استو  
 ترجمہ۔ سالکانِ راہ خدا اس کے حکم میں ایک لحظہ غافل نہیں ہیں جستجو سے سوال  
 زندگی کیونکر بسر کرنی چاہیے جواب۔ خوشی اور کم آزاری کے ساتھ ہیت۔ بایں جو  
 برق خندہ زماں زلیست در جہاں بہ نیکو ابر بر سر دنیا گریستن۔ ترجمہ۔ چاہیے گل  
 بجلی کے ہستی ہووے۔ دنیا جہان میں۔ نہ کہ مانند ابر کے دنیا میں رونے رہنا۔  
 سوال۔ عمر کو کس شغل میں صرف کرنا چاہیے جواب۔ علم حاصل کرنے میں۔ اور  
 اس پر عمل کرنے میں۔ صرف کرنا۔ ہیت۔ میاں و زہر علم گر عاقلیٰ بہ کہ معلّم بودن بود غافل  
 ترجمہ۔ ہیت سیکھ سوائے علم کے اگر عقلمند ہے تو کہ بے علم رہنا غفلت میں رہنا ہے۔  
 سوال۔ علم سے کیا نتیجہ ملتا ہے جواب۔ پڑھنے والا علم کا اگر چوٹا ہے تو بزرگ  
 ہوتا ہے۔ اور اگر فقیر ہے تو لوگوں میں ہوتا ہے ہیت قیمت علم سحر زرباشہ نہ چونکہ نہ تازہ تر با



ترجمہ - علم کی قیمت مانند زر کے ہے۔ جبکہ کم نہ ہووے زیادہ تازہ ہووے سوال  
 سید ہاراستہ کیونکر معلوم ہوئے۔ جواب - علم کی روشنائی سے۔ جواب  
 چونکہ اپنے علم بایگہ اخت نہ کہ بعلم تہواں خدا را شناخت نہ ترجمہ - مانند شمع کے  
 علم کے واسطے گلنا چاہیئے۔ کیونکہ بغیر علم کے آدمی خدا کو نہیں پہچان سکتا۔ سوال  
 دنیا کس کو کہتے ہیں۔ جواب - جو شے آخرت میں کام نہ آوے۔ وہ دنیا ہے  
 بیت مولنا روم - چھبت دنیا از خدا غافل بدن پنے قماش و فقرہ و فرزند و زن  
 ترجمہ - دنیا کیا ہے؟ خدا سے غافل ہونا۔ چاندی، سونا، مال و دولت، جو رو  
 بچے دنیا نہیں ہیں۔ سوال - سلوک کے راستہ کے لئے روشنائی کیا ہے۔ جواب  
 مغلوبی نفس یعنی نفس کو عاجز کرنا۔ بیت - ہر کہ نفس خوش را مغلوب کرد آتش دوزخ  
 بر و گردید۔ ترجمہ جس نے اپنے نفس کو قابو کیا، عاجز کیا۔ دوزخ کی آگ  
 اس پر نہ دہو جائے گی۔ سوال - نفس کس تدبیر سے عاجز ہوتا ہے۔ جواب  
 اس کی مخالفت کرنے سے۔ ترجمہ - مراد ہر کہ بر آری مطیع امر شود۔ خلاف نفس  
 کہ فرماں چو یافتم نیراست۔ ترجمہ - مراد جس کی تو پوری کر گیا۔ وہ تیرا فرمانبردار ہو گیا۔  
 بخلاف نفس کے یعنی جب نفس کی مراد پوری ہوتی ہے۔ سرکشی کرتا ہے۔ لہذا اس  
 کی مراد پوری نہ کرنی چاہیئے۔ سوال - عزت کس چیز سے ہوتی ہے۔ جواب - کم ہونے  
 سے قطعہ سعدی - پیسے رسیدم در افتضائے یونان نہ بدگوتم لے آنکہ با عقل  
 ہوشی نہ بمر دم چہ پیر بہر حال گنفا نہ اگر راست۔ پرسی خوشی خموشی نہ ترجمہ - ایک  
 بزرگ کے پاس گیا میں ملک یونان میں۔ ان سے کہا میں آپ صاحب عقل و  
 ہوش میں۔ آدمی کے لئے بہر حال میں کون سی بات بہتر ہے جو اختیار کرے



فرمایا۔ اگر تو سچ پوچھتا ہے۔ خاموشی ہی خاموشی یعنی خاموشی اختیار کرنا چاہیے۔  
 سوال۔ نیکی سب سے زیادہ کس کے ساتھ کرنا چاہیے۔ جواب۔ ماں اور  
 باپ کے حق میں یعنی ماں اور باپ کے ساتھ زیادہ کرنا بہتر ہے بیت  
 جنت برضائے مادرانست نہ حقاً کہ رضائے مادرانست نہ ترجمہ بیت جنت  
 ماں باپ کی رضامندی پر ملتی ہے قسم اللہ کی ہماری رضامندی بھی اسی میں  
 ہے۔ سوال۔ برائی کس کے ساتھ کرنا چاہیے۔ جواب۔ نفس کے ساتھ بیت  
 مکن نفس امارہ را پیروی نہ کہ ناگاہ گرفتار دوزخ نشوی نہ ترجمہ بیت مکن  
 امارہ کی پیروی یعنی اطاعت مت کر۔ کیونکہ یکا یک دوزخ میں گرفتار ہو جاؤ گی۔  
 سوال۔ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کس چیز سے حاصل ہوتی ہے۔ جواب۔ اول  
 والدین کی خدمت گزاری سے۔ دوم۔ بندگان خدا کی خدمت سے۔ بیت  
 ہر کہ خدمت کرد اور مخدوم شد نہ ہر کہ خود را دید اور محروم شد نہ ترجمہ۔ جس نے  
 خدمت کی وہ مخدوم ہوا۔ اور جس نے اپنے کو دیکھا یعنی غرور کیا۔ وہ محروم ہوا۔  
 سوال۔ کون سی نیکی اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقبول ہے۔ جواب۔ وہ نیکی والدین  
 اور استاد۔ پیرو مشد قبیلہ۔ فرزند ان۔ قرابتہ اران سے کی جاوے۔ بیت  
 بخویشان خود نیک باش اے پسر نہ کہ از اصل و فرع است ذوق ثمر۔  
 ترجمہ۔ اپنے قرابتداروں سے اچھا رہ اے لڑکے۔ کیونکہ جڑ اور شاخوں  
 سے پہل کا مزا ہے۔ سوال۔ کون سی بدی اللہ تعالیٰ کے نزدیک  
 بدتر ہے۔ جواب۔ بد دعا۔ جو حق میں اپنی چوٹی اولاد کی کرتے ہیں بیت  
 بد دعائے والدین آید چو تیر نہ ہر بد و حق طفلان صغیر۔ ترجمہ۔ ماں باپ

کی بد دعا چھوٹے بچوں کو ایسی ہے جیسے تیر نشانہ پر لگتا ہے۔ والدین کو چاہیے  
اپنی اولاد کے لئے بد دعا نہ کرے۔ سوال۔ نیک بخت کس دلیل سے پہچانا  
جاتا ہے جواب۔ تین دلیلوں سے۔ ایک علم۔ دوسری سخاوت تیسری خنداں  
روئی سے یعنی ہر ایک سے منہس کربات کرنا۔ اخلاق سے بدیت۔ نیک بختی را  
دلیل آید ہاں ہر روئے خوش علم و سخاوت برکساں۔ ترجمہ۔ نیک بخت کی دلیل  
کیا ہے جان نہیں مکمل صورت، صاحب علم اور سخاوت کرنا غریبوں پر سوال۔  
سب سے اچھے کام کون سے ہیں جواب۔ مجلس میں عالموں اور حکیموں کی مٹھنا۔  
اور ان کی صحبت سے فائدہ حاصل کرنا۔ عالم کون ہے۔ عالم ربانی حکیم کون ہے  
غریبوں کا علاج کرنے والا بدیت۔ صحبت وانا چو عطر آید بجا نہ کن معطر زان مشام  
خوش را ہ سوال۔ مرد عارف اور حق شناس کس دلیل سے پہچانا جاتا ہے۔  
جواب۔ مرد حق شناس وہی ہے جو کسی کو تکلیف دینا جائز نہ رکھے بہت حافظ  
شیرازی۔ مباحث درپے آزار ہر چہ خواہی کن ہ کہ در طریقت ما غیر از گناہ نیست  
ترجمہ۔ مت رہو درپے آزار کسی کے۔ اس کے سوا جو تیرا دل چاہے کہ ہماری  
طریقت میں اس کے سوا کوئی گناہ نہیں ہے سوال۔ صفحہ آزاری کیونکر  
حاصل ہوتی ہے جواب۔ اپنے آپ کو سب مخلوقات سے کمتر اور بدتر اور  
زیادہ عاجز جاننے سے ایسا ت۔ تو خود را گماں بردہ پرخرد ہانا ہے کہ پرشد  
دگر چوں پردہ ز دعویٰ پری زان ہی میروی بہ ہی آئی تا پر معانی شوی ہ  
ترجمہ۔ تو اپنے کو بہت عقلمند سمجھتا ہے جو برتن کہ بھر گیا۔ دوبارہ کیونکر بھرے  
تو صرف دعوے سے بھرا ہوا ہے۔ اس لئے خالی جاتا ہے تو۔ خالی ہو کر آ۔



تا پر معافی ہووے تو سوال۔ فائدہ حاصل کرنے کی صفت کیونکر آتی ہے جواب۔  
 صحبت علماء و حکماء کی برکت سے صحبت علماء مثال کیا، زان میں اعمال تو گرد و طلا۔  
 ترجمہ۔ عالموں کی صحبت مثل کیا کے ہے۔ اس سے تیرے اعمال کا تابنا سونا  
 ہو جائیگا۔ سوال۔ فقیری میں کیا چیز اختیار کرنا چاہیے۔ جواب۔ رضائے حق سبحانہ  
 تعالیٰ کی بدیت۔ در رضائے حضرت حق باش و دست و پا مزن نہ می شود و قلاب  
 محکم نرچو ماہی می طہد نہ ترجمہ حضرت حق سبحانہ تعالیٰ کی رضا مندی میں رہ۔ اور ہاتھ  
 پاؤں مت مار یعنی بغیر ارادت ہو۔ ہوتا ہے مضبوط زیادہ قلابہ یعنی گنڈھی آہنی۔  
 جبکہ چھلی ٹپتی ہے۔ سوال۔ دل حق تعالیٰ کی عبادت کی طرف کس طرح مائل ہوتا  
 ہے جواب۔ موت کو یاد رکھنے سے۔ غافل نہ اصیاط نفس یک نفس  
 مباش نہ شاید ہماں نفس نفس دہیں بود۔ ترجمہ۔ اصیاط کرنے میں سانس کے یاد  
 خدا سے یک لحظہ غافل مت رہ۔ شاید کہ وہی سانس تیری آخری سانس ہو جاوے۔  
 یعنی موت کی ہو۔ سوال۔ دل کی تاریکی کس چیز سے پیدا ہوتی ہے۔ جواب۔ دنیا  
 کی محبت سے بہت۔ جب دنیا راں ہر عصیان بود نہ ترک دنیا صیقل ایمان بود  
 ترجمہ۔ دنیا کی محبت سردار ہر گناہ کی ہے۔ دنیا کو ترک کرنا صیقل ایمان ہے۔  
 سوال۔ دل کی روشنی کس طرح حاصل ہوتی ہے۔ جواب۔ خدا کے ذکر کرنے  
 سے۔ بہت۔ ہر ذکر ہر چینی و درخوش است نہ دے داند و این معنی کہ گوش بہت  
 ترجمہ۔ اس ذکر میں جس کو دیکھے تو شور میں ہے لیکن وہی جانتا ہے اس بات کو۔  
 جسکو کہ کان ہے۔ سوال۔ دنیا میں کس طرح رہنا چاہیے۔ جواب۔ مثل اس مسافر  
 کے رہنا چاہیے جو کسی سرے میں منزل کئے ہے۔ اور جب رات گزرے صبح

کو کوچ کرے۔ بیت۔ جہاں عیسیٰ مثل سرے دو در پہ ازیں سو بیا و زلال سو گذرے  
 ترجمہ۔ جہاں کیا ہے مثل سرے دو در کے پہ یعنی دو دروازے کی سرے  
 ہے۔ ایک دروازہ سے آئے۔ دوسرے دروازہ سے چلا جائے۔ سوال  
 مرد کو بان سے زیادہ کون سی چیز عزیز تر ہے۔ جواب۔ دین دار کو دین۔ اور سیدین  
 کو درم بیت تدبیر اسے فرومایہ دنیا مخرب جوئے خراب بخیل عیسیٰ مخرب ترجمہ۔  
 دین کے بدلے میں اسے کمینہ دنیا کو مت خرید کر عیسیٰ کی بخیل سے گدے  
 کی جو مت خرید۔ سوال۔ بھلائی اور بُرائی پر انسان کے کیونکر خبردار ہو سکتے  
 ہیں۔ جواب۔ بھلائی سے۔ ملاقات سے قطعہ سعدی۔ تو ان شناخت  
 بیک لفظہ از شمائل مرد یہ کہ تا کجاش رسید است پانچواں علوم پہ وے ز باطنش  
 این مہاشن غرہ مشو یہ کہ جہت نفس نگر و دبا لہا معلوم یہ ترجمہ۔ ایک لفظہ  
 میں پہچان سکتے ہیں خصلتوں کو مرو کی پُ کہ کہاں تک پہنچا ہے۔ اس کے علوم کا  
 مقصود منصیب۔ اور لیکن باطن سے اس کے بفکر مت رہو۔ اور ناز مت کر  
 کیونکہ نفس کی مجرائی برسوں میں نہیں معلوم ہوتی۔ سوال۔ کون سی بات ہے۔ جو  
 سچی معلوم ہو۔ اور جھوٹ نکلے۔ جواب۔ جوانی کا زور بڑھاپے میں۔ تو نگری کا  
 حال فقیری میں بیت۔ مرد چوں پیر شود جہں جواں میگردد و نہ ز جواز دست  
 رو خطہ جاں میگردد۔ ترجمہ۔ آدمی جب بوڑھا ہو جائے۔ جس جوان ہوتی ہے  
 ز جہاں ہاتھ نکل گیا۔ جان کا خطرہ ہوتا ہے۔ سوال۔ دوست کیونکر پہچانا جاتا  
 ہے۔ جواب۔ حاجت اور مشکل کے وقت۔ دوست اور غیر دوست کو پہچان سکتے  
 ہیں قطعہ سعدی۔ دوست شمار آنکہ در نیت زندہ لاف یاری و بلور خواندگی۔



دوست آں باش کہ گبر و دوست دوست نہ در پریشاں حالی و در ماندگی نہ  
ترجمہ ۔ دوست مت گن اس کو جو نعمت کے وقت مارے شیخی نہ دوستی اور  
بھائی بنے کی ۔ دوست وہ ہے جو پکڑے ہاتھ دوست کا ۔ حالت پریشانی  
اور عاجزی میں ۔ سوال ۔ فرزند ناخلف یعنی نالایق کس طرح ہوتا ہے ۔ جواب ۔  
مانند انگشت ششم ۔ اگر کانیں درو کرتی ہے ۔ اگر رکھیں تو عیب ہے ۔ بیت  
ناخلف فرزند را انگشت ششم گفتم اند نہ گردار عیب باشد و بر سر درو ہاست  
سوال ۔ بقیم بہتر یا مسافر جواب ۔ مسافر آپ رواں کا حکم رکھتا ہے ۔ اور بقیم حکم  
ٹھیرے ہوئے پانی کا بیت ۔ مسافر جواب رواں صاف تر بقیم است  
چو آب بستہ نشتر نہ سوال ۔ گناہوں کی دوا کیا ہے ۔ جواب ۔ توبہ کرنا توبہ النصوح  
کے بیت ۔ توبہ آہنجو صابون گناہ نہ صافی دل از خند اپوستہ خواہ نہ ترجمہ  
توبہ آئے مانند صابون گناہ کے ۔ صاف رہنا دل کا ہمیشہ خدا سے مانگ ۔  
سوال ۔ صاحب دولت کو کون سا عمل بہتر ہے جواب ۔ محتاجوں کو روٹی  
دینا ۔ اور مہانوں کی تواضع کرنے میں مشغول رہنا بیت ۔ غریب آشنا باش و سیاح  
دوست نہ کہ سیاح جلاب نام نکوست نہ ترجمہ ۔ غریب کا آشنا رہو ۔ اور مسافر  
کا دوست رہو ۔ کیونکہ مسافر نیکی کے نام کو لیجانے والا ہے سوال ۔ کون سا شخص  
ہے جہاں جاوے ۔ دوست رکھتے ہیں جواب ۔ صاحب ادب ۔ بیت  
چند روز یکہ دریں خانہ تن نہمانی نہ با ادب باش کہ خاصیت نہمانی ادب است  
ترجمہ ۔ تھوڑے روز اس خانہ تن میں نہمان ہے تو ۔ با ادب رہو ۔ کیونکہ نہمان  
کی خاصیت ادب کے ساتھ رہنا ہے ۔ سوال ۔ خواب بہتر یا بیداری ۔ جواب

ظالم کا سونا بہتر ہے۔ عادل کو بیداری قطعہ سعادت ہے۔ ظالمی رافقتہ دیدم نہی فرود  
گفتم این فتنہ است خوابش بردہ بہ بہ آنکہ خوابش بہتر از بیداری است نہ آنچنان  
بہ زندگانی مردہ بہ بہ ترجمہ۔ ایک ظالم کو دو پیر کو میں نے سویا ہوا دیکھا۔ کہا میں  
نے یہ فتنہ ہے۔ اس کا سونا چاہا ہے۔ ایسی بڑی زندگی والے آدمی کا مرنا  
بہتر ہے۔ سوال۔ تمام اوار دست کون سے درد کو یاد کرے۔ جواب ہر دم خدا  
کو یاد کرے۔ اور موت کا خیال کرے بہت۔ ہر آن کو غافل از حق مکرمان آہ  
در آں دم کافر است اما نہاں است ترجمہ جو شخص خدا کی یاد سے ایک لمحہ  
غافل ہے۔ اسی وقت کافر ہے لیکن پوشیدہ ہے۔ سوال۔ رزق کیلئے  
جواب جو کچھ تجھے ملے بہت۔ گریز را با آسمان دوزی نہ نشود جو زیادہ از روزی  
ترجمہ۔ اگر زمین کو آسمان سے ملا دے تو نہ ہو جو برابر زیادہ روزی سے نہ  
سوال۔ وہ کون سا شخص ہے۔ اگر سوعیب رکھتا ہے۔ اس کا عیب نہیں ہے۔  
جواب۔ مرد سخی اور کریم بہت سخاوت میں عیب را کیماست نہ سخاوت ہمہ  
در دہار و دست نہ ترجمہ سخاوت عیب کے تانے کے لئے کیما ہے سخاوت  
تمام درد دل کی دوا ہے سوال۔ کتنی چیزیں ہیں جو غم کو دور کریں۔ جواب  
ایک رفیق موافق۔ دو سر صورت دیکھنا خالص دوست کی۔ فرد۔ رفیق خوب  
کیما است چون اکیر در عالم نہ بہت ہر کہ انت کیما اگر میتوان گفتن نہ ترجمہ اچھا  
رفیق کیما ہے۔ مانند اکیر کے۔ عالم میں جس شخص کو ایسا دوست ملے۔ اے  
کیما اگر کہہ سکتے ہیں سوال۔ مرد ماقبل کون ہے جواب۔ وہ شخص جو دنیا کی  
مخالفت سے آزرده دل اور موافقت سے خرم نہ ہو۔ فرد۔ ز رنج و راحت



گیتی میں نجا دل مشغول نہ کہ آئین جہاں گلے چھین گلے چنایا باشد۔ ترجمہ  
 سرخ و راحت سے دنیا کے دل کو مت آزرہ کہ اور خوش مت ہو کہ روش جہاں  
 کی کبھی کیسی ہے اور کبھی کیسی ہے۔ سوال۔ عالی ہمت کون ہے۔ جواب۔ وہ  
 شخص آخرت کی نعمت کو دنیا کی نعمت پر قبول کرے یعنی سبقت کرے بیت  
 دے کہ جو بھرتی رو دینا کر دے کی التفات کند بر بتان ینمائی ترجمہ جس دل نے  
 کہ جو بھرتی کو لوٹ لیا۔ کب توجہ کرتا ہے ینمائی بتوں پر۔ سوال۔ کون سا مرض  
 ہے جو ہر خنہ طیب حاذق ہو لیکن اس کے علاج سے قاصر ہو۔ جواب۔  
 مرض حماقت اور یوقنی کا۔ بلیت جوئے بد و طبعیتی کنشست نہ رو و جز  
 بوقت مرگ از دست نہ ترجمہ۔ بُری خصلت جس کی طبیعت میں مہبتی ہے نہیں جاتی  
 ہے۔ مرنے تک ہاتھ سے۔ سوال۔ درمیان عورت اور مرد کے کیا فرق ہے  
 جواب۔ جو فرق آسمان سے زمین تک ہے یعنی جب تک آسمان سے پانی نہ  
 برے۔ زمین پر روئیدگی نہیں آگتی ہے۔ ہمت۔ تخم از زمین خوب بیگ و ثمر رسد  
 ضائع کن بشورہ زمین تخم خوش را نہ ترجمہ۔ ابھی زمین تخم کو بیگ و ثمر تک پہنچانی  
 ہے۔ کہاری زمین میں ضائع مت کر اپنے بچ کو۔ سوال۔ کون سا عمل کرنا مایہ ہے  
 جو برائی سے اہل دنیا کی امن لے۔ جواب۔ دوستوں کے ساتھ مہربانی اور شفقت  
 دشمنوں کے ساتھ مدارات اور سخاوت۔ منہر و حافظہ آسائش دہوتی تفسیر اس  
 و حرفت است نہ باد و ستاں تلطف با دشمنان مدارا نہ ترجمہ۔ آرام و جہان کا  
 بیان اس و حرفت کا ہے۔ دوستوں کے ساتھ مہربانی۔ اور دشمنوں کے ساتھ  
 مدارات یعنی صلح اور تواضع۔ سوال۔ وہ کون سی چیزیں ہیں جو بہتر زندگانی سے

اور بدتموت ہے ہیں جواب بہتر زندگانی سے نیک نامی ہے۔ اور بدتموت سے بخیلی اور بدنامی ہے۔ شرف ذات بخود است و کرامت بسجود۔ ہر کہ اس کو نذر دے عیش بہ زوہو۔ ترجمہ۔ انسان کی شرافت سخاوت سے ہے۔ اور بربرگی معبدہ سے یعنی نماز پڑھنے سے جو شخص کہ یہ ہر دو نہیں رکھتا ہے۔ مرزا اسکا بہتر ہے زندگی سے سوال۔ تمام کاموں میں کون سا کام بہتر ہے جواب خوشنودی حق سبحانہ تعالیٰ کی۔ فرد فکر عقیقی اسپس کند دانایہ عاقبت کار با خداوند است نہ ترجمہ۔ عاقبت کی فکر کرتا ہے عقلمند۔ آخر کار معاملہ اللہ کے ساتھ ہے سوال جسم کی صحت کون سے عمل میں ہے جواب صبح بہوک کے وقت کہا نا کھانا۔ اور تہوڑی بہوک باقی ہو۔ ہاتھ کہانے سے روکنا۔ قطعہ سعدی۔ بآنکہ در وجود طعام است خط نفس پرخ آرد طعام کہ بیش از قدر بود نہ اگر گل شکر خوری بہ تکلف زیار کند نہ ورنان خشک دیر خوری گل شکر بود نہ ترجمہ۔ باوجودیکہ جسم کے لئے کہنا ہے نفس کا خط۔ بیماری لاوے کہا نا جو زیادہ اندازہ سے ہووے۔ اگر گل شکر تکلف سے کہائے۔ تو نقصان کرے۔ اور سوکھی روٹی دیر سے کہاوے۔ تو گل شکر ہووے۔ سوال۔ دوست کون ہے جواب۔ دوست وہ ہے جو لوگوں کے آگے تیرے عیب کو چھپاوے۔ اور نہ کو ظاہر کرے۔ اور پھر تیرے آگے اسکے خلاف ظاہر کرے۔ بدیت۔ ہر کہ عیب دیگر اس پیش تو آرد دشمن و بیگیاں عیب تو پیش دیگر اس خواہد برد۔ ترجمہ۔ جو کوئی دوسروں کا عیب تیرے آگے لایا۔ سمجھ لے بیگیاں تیرا عیب ہی دوسروں کے آگے لجا بیگا۔ سوال۔ انسان کون سے عمل سے دل کا پیارا ہوتا ہے جواب۔ خند و شنائی اور بجا معاملہ کرنے سے قطعہ سعدی۔ نرخت رویش کو رویش عیار



مرو کہ عیش بر وزیر تلخ گردانی پے بجا جتی کہ روئی تازہ رو و خنداں رو خرد نہ بند و کاشاؤ  
 پیشانی پے ترجمہ ۔ بے نصیبی سے آزر و دہو کر گئے دوست عزیز کے مت جا ۔ کہ عیش اسکا  
 بھی تلخ کرے تو جس حاجت کے لئے جاوے تو تازہ رو ۔ اوٹھتا ہوا جا نہیں رکتا ہے  
 کام کشادہ پیشانی والے کا سوال ۔ دنیا کی نعمتوں میں سے کتنی چیزیں بہتر ہیں ۔ جواب  
 چا چیزیں ہیں ۔ ایک دولت کسب حلال سے ۔ دوسری بیوی نیک و صاحب جمال  
 تیسرے فرزند صالح و نیک خصلت ۔ چوتھے نیک نامی و اقبال ۔ سوال ۔ توبہ کرنا  
 جوانی میں بہتر ہے یا ضعیفی میں ۔ جواب ۔ جوانی میں بہتر ہے کس لئے کہ بوڑھا  
 آدمی کیا کرے جو توبہ نہ کرے قطعہ حسن ۔ ہوئی برتن ہمہ سفید شدہ نیز بر سر  
 ہوئے یک سیاہ نہاندہ ۔ اسی حسن توبہ آں زماں کر وی پے کہ تر طاقت گناہ نہ ماندہ  
 ترجمہ ۔ بال تمام تن پر سفید ہو گئے ۔ تیرے سر پر ایک بال کالا نہیں رہا ۔ اسے  
 حسن تو نے توبہ اس وقت کی جب کہ تجھے طاقت گناہ کرنے کی نہ رہی ۔ جوانی  
 میں توبہ کرنا بہت بہتر ہے ۔ در جوانی توبہ کر دینا شیوہ پیغمبری است ۔ وقت  
 پیری گرگ ظالم می شود پرہیز گار ۔ ترجمہ ۔ جوانی میں توبہ کرنا طریقہ پیغمبری ہے ۔  
 بڑھاپے کے وقت تو بھٹیا رہی پرہیز گار بنو لاہوت ہے یعنی ایک درندہ میں بوجہ کمزوری  
 بڑھاپے کے طاقت شکار یا پہاڑ کھانے کی نہیں رہتی ۔ تو لاچار و صبر اختیار کرتا ہے  
 تکلم سے یہ نہ سمجھ لیں ۔ کہ بڑھاپے میں توبہ کرنا بے سود ہے ۔ یہاں جہد و قتال اللہ  
 تبارک و تعالیٰ توبہ کی توفیق عنایت فرماوے غنیمت ہے ۔ وہ غفور الرحیم  
 ہے ۔ اور فرماتا ہے ۔ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ ۖ ترجمہ ۔ مت ناامید ہو  
 اللہ کی رحمت سے ۔ توبہ کا دروازہ ہر وقت کھلا ہے ۔ ہر وقت توبہ لازم ہے ۔

سوال۔ دوستی کے کتنے درجے ہیں یعنی کتنے حصے میں جواب چار درجہ۔ اول وہ ہے جو کہ گھر میں دوست کے جاوے، اور دوست کو گھر میں لاوے۔ جسوقت یہ بات ہاتھ دیوے، ایک حصہ دوستی کا حاصل ہوا۔ دوسرا درجہ وہ جو گھر میں دوست کے کہانا نہ کہاوے، اور دوست کو اپنے گھر میں لجا کر کھانا وغیرہ کہلاوے جب یہ نوبت پہنچے سمجھ لو۔ آدھی دوستی حاصل ہوئی تیسرا درجہ وہ ہے کہ دوست کو کوئی خیر دیتا ہے، اور جب اس کو واپس دیتا ہے۔ تو دوست نہیں لیتا ہے۔ اب یہ نوبت پہنچے۔ تو جان لو تین حصہ دوستی حاصل ہوئی چوتھا درجہ وہ ہے کہ جب دوست اپنے راز سے دوست کو آگاہ کرے، اور خود وہ دوست اس دوست کے راز سے آگاہ ہو جاوے۔ اور آپس میں یکدلی اور یکجہتی پیدا ہو جائے سمجھ لو۔ وہ کامل دوست ہو گیا۔ سوال۔ دوست کتنے قسم کے ہوتے ہیں جواب۔ تین قسم کے۔ یثویسی۔ دلیا یا راں سہ قسم اندازہ بدانی، زبانانی اندوختانی اندوختانی بنانی ناں بدہ از در بد کن، تواضع کن بیار ان زبانانی، دل یار ان جانی رکبت آرزو بہر ش جاں بدہ از ستوانی، ترجمہ۔ اے دل دوست تین قسم کے ہیں۔ اگر جلتے تو۔ زبانانی میں۔ دوسرے ناںانی میں تیسرے جانی جو دوست ناںانی میں اسکو روٹی دے گھر سے رخصت کر۔ تواضع کر زبانانی دوستوں کے ساتھ اے دل یار جانی کو حاصل کر اس کے واسطے جان تک دیدے۔ اگر ہو سکے سوال۔ بہانی بہتر ہے یا دوست جواب۔ بہانی۔ اگر دوست ہووے۔ ہلیت۔ ہزار خوش کہ بیگانہ از خدا باشد یا فداے یک تن بیگانہ کاشنا باشد یا ترجمہ ہزار



قرابت اور جو خدا سے بیگانہ ہووے۔ قربان اللہ تن بیگانہ کے جو آشنا ہووے۔  
 مقصد یہ کہ جو دوست خدا آشنا ہے۔ وہ دوستی کے قابل ہے۔ سوال۔ دوست  
 رزق کے لئے کون کون سی چیزیں ملنے میں۔ جواب چھ چیزیں دوست معشیت میں؛  
 اول کھلی۔ دوسرے غبت عورتوں کے ساتھ تیسرے بیماری دانی چوتھے  
 وطن کی الفت۔ پانچویں قصور بہت۔ چھٹے خوف سوال۔ کمال نیک نیتی کی علامتیں  
 کتنی ہیں۔ جواب۔ ذیل فصلتیں ہیں۔ اول خدا کے راستہ میں سچائی۔ دوسرے  
 مخلوق کے ساتھ انصاف تیسرے اپنے نفس کے ساتھ تنہی صحبت علماء کے  
 باطن کی۔ پانچویں تعظیم بزرگوں کی چھٹے چھوٹوں پر شفقت کرنا۔ ساتویں دوستوں کے  
 ساتھ موافقت کرنا۔ آٹھویں دشمنوں کے ساتھ بردباری کرنا۔ نویں درویشوں  
 کے بخشش کرنا۔ دسویں جاہلوں کو نصیحت کرنا۔ سوال۔ محبت کس کو کہتے ہیں۔ جواب  
 محبت وہ ہے جو نیکی سے زیادہ اور برائی سے کم نہ ہووے۔ بدلیت۔ زد و ست  
 دوست زبردہ بیچ تقصیر ہے؛ اگر زبرد و گویہ کہ دو قسم غلط است۔ ترجمہ۔  
 دوست سے دوست نہیں آزر وہ ہوتا ہے کسی قصور سے۔ اور اگر آزر وہ ہووے  
 اور کہے۔ دوست ہوں میں۔ غلط ہے۔ سوال۔ بندے کو اپنے خدا سے کس  
 طرح سلوک کرنا چاہیے۔ جواب ہمیشہ اسیکے حق کو نگاہ رکھنا چاہیے۔ آرام و راحت  
 کے زمانہ میں اپنے کو اس کا آشنا بنانا چاہیے۔ تا سختی اور تنگی کے وقت دستگیری  
 بندہ کی کرے۔ نہ وہ کہ آرام میں اس کو بھول جاوے۔ اور سختی میں اس کو یاد کریں۔  
 بلکہ آرام اور سختی کے ہر دو زمانہ میں برابر اس کی عبادت میں مشغول رہیں۔ اور شکر  
 اسکی نعمتوں کا بجالاویں۔ اور جو کچھ حاجت ہو۔ سو اسے اس کے نہ مانگے۔ کس واسطے کہ



تمام عالم تیری دستِ بہتری کی کوشش کرے۔ یا دشمنی و زبانی کے لئے کوشش کرے  
 بغیر خواہش تقدیر الہی کے کوئی نفع و نقصان تجھے نہیں پہنچا سکتا۔ اسیات سعدی۔  
 گرگزنت رسد ز خلق مرنج پڑ از خدا داں خلاف دشمن دو دست نہ کہ دل ہر دو در  
 تصرف اوست نہ گرچہ تیرا کماں ہیں گزرو نہ از کماند اہل خرد نہ ترجمہ۔ اگر تجھے  
 تکلیف پہنچے مخلوق سے مت آرزو ہو۔ کہ نہ راحت پہنچے خلق سے۔ اور نہ رنج۔  
 خلاف ہونا۔ دشمن آورد دست کا۔ خدا سے جان کیونکہ دل ہر دو کا اسی کے قبضہ قدرت  
 میں ہے۔ اگرچہ تیرا کمان سے گزرتا ہے مگر عقلمند کمان پکڑنے والے کو دیکھتا ہے۔  
 سوال۔ کلام کرنا بہتر ہے یا خاموش رہنا۔ جواب۔ خاموشی ہر حال میں بہتر ہے۔ پہلے  
 کہ بات کرنے میں ایک فائدہ ہے۔ اور خاموشی رہنے میں دس فائدے ہیں لیکن  
 جوابات کہ بے یاد خدا کی جاوے۔ لہو و لب ہے۔ اور خاموشی کہ فکر معرفت صفات  
 الہی سے خالی ہووے۔ سہو سے قطعہ سعدی۔ اگرچہ پیش خرمند خاموشی ادب است  
 بوقت مصلحت آن بہ کہ دشمن کوشی نہ و پیر تیرہ عقل است دم فرو بستن نہ بوقت  
 گفتن گفتن بوقت خاموشی ترجمہ۔ اگرچہ عقلمند کے آگے خاموشی ادب ہے۔  
 مصلحت کے وقت وہ بہتر ہے۔ کہ بات کرنے میں کوشش کرے تو۔ دو پیر عقل  
 کے لئے سیام میں چپ رہنا کہنے کے موقع پر اور کہنا۔ خاموش رہنے کے موقع پر  
 سوال۔ درویشی بہتر ہے یا تونگری۔ جواب۔ تونگری بہتر ہے۔ اس وقت جبکہ حساب  
 مال مدد کرنے میں درویشوں کی کوشش کرے۔ اور شکر نعمت الہی بجالاوے۔  
 اور مال کو اسکے مستحق لوگوں کو پہنچاوے۔ اور ہر کام میں خدا سے ڈرے۔ اور  
 مغرور نہ ہووے۔ ہاں درویشی اس سے بدرجہا بہتر ہے۔ ترجمہ۔ اگر غنی زر و دین

کہ راحت رسد ز خلق مرنج



ہے جیسے۔ ہرگز نظائری کے فائدہ پر نہ کرے تو۔ بزرگوں سے سنا ہے میں نے بہت۔  
 فقیر کا صبر بہتر ہے غنی کی بخشش سے۔ فارسی۔ گر غنی زر بدامن افشاند نہ تا نظر  
 ورتواب اذ نہ کنی پا از بزرگاں شنیدہ ام بسیار با صبر درویش بہ زبیل غنی پا  
 سوال۔ فقیر کون ہے۔ جواب۔ وہ جو دنیا کے مال میں طمع نہ کرے پا اور  
 جب اس کو دیویں رد نہ کرے پا اور جب لیوے جمع نہ کرے۔ بلیت۔  
 چیزیکہ بے سوال رسد داوۃ خدا است پاں راتو ردن کہ فرستادۃ خدا است پا  
 ترجمہ۔ جو چیز بغیر سوال کے پہنچے خدا کی دی ہوئی ہے۔ اس کو روست کر جو خدا کا  
 بھیجا ہوا ہے۔ سوال۔ اسلام کیا ہے۔ جواب۔ اسلام لغت میں گردن جھکانا،  
 اور اصطلاح میں فرماں برداری پروردگار کی کرنا۔ اور اطاعت کرنا۔ اور کنایہ اسکا  
 ہر حال میں شہنشاہ کو اپنے سے راضی اور خوشنود کرنا۔ سوال۔ ایمان کیا ہے۔ جواب  
 ایمان لغت میں روکنا اور بیکر کرنا اپنے نفس کو خدایا سے۔ اور اصطلاح میں زبان سے  
 اقرار کرنا۔ اور دل سے تصدیق کرنا۔ اور پروردگار کے رو برو اپنے کو تمام عیبوں سے  
 سلامت رکھنا۔ اور منتظر اس کی غیبی امداد کا رہنا۔ اور کنایہ اس سے یہ ہے۔ تمام  
 حال میں اپنے سے تمام لوگوں کو راضی اور خوش رکھنا۔ اور اس کے بہتر شبہ  
 میں کہ اصل ان سب کا کلمہ طیب ہے۔ اور انھیں اس سے خس و خاشاک راستہ  
 سے دور کرتا ہے۔ سوال۔ صفت ایمان کتے ہیں۔ جواب۔ چہ ہیں۔ اول خدا  
 کو وحدۃ لاشریک جانتا۔ دوسرے اس کے فرشتوں کو برحق سمجھنا تیسرے  
 اس کی کتابوں کو سچ جانتا۔ چوتھے تمام پیغمبروں کو برحق جانتا۔ پانچویں دن  
 قیامت کو یقین سے جانتا کہ مرنے کے بعد اٹھنا اور حساب دینا ہوگا جیسے



نیکی اور بدی اس کی طرف سے ہے سمجھنا لیکن نیک کام کرنے سے بندے  
 کے راضی ہوتا ہے۔ اور بدکاری سے اُسکے راضی نہیں ہوتا ہے۔ بدیت  
 بیروں زکوٰۃ کرامت چہ میزنی یا ایمان اگر بگور بری آں کرامت است  
 ترجمہ قبر کے باہر کرامتوں کی کیا شہنی مارتا ہے۔ ایمان اگر قبر میں لیجاوے۔ تو  
 کرامت ہے۔ سوال۔ یاد رکھنے کے قابل کتنی چیزیں ہیں جواب۔ چہار چیز۔  
 اول موت کو۔ دوسرے احسان اس شخص کا جو اسکے ساتھ کیا ہے۔ تیسرے بزرگ  
 زمانہ کا چوتھے ناصحوں کی نصیحت کو۔ سوال۔ بمقول جاننا کتنی چیزوں کا بہتر ہے۔  
 جواب۔ تین چیز۔ اول اپنی ہستی کو۔ دوسرے اپنے احسان کو۔ جو کسی کو ساتھ  
 کیا ہو۔ تیسرے برائی کو اس شخص کی جس نے اُسکے ساتھ کی ہے سوال۔ دنیا  
 اور نہ دنیا۔ کہانا اور نہ کہانا۔ کیا چیز بہتر ہے جواب۔ رابعی ازدادہ چہ بہتر  
 است۔ گفتا کہ طعام یا نادرادہ چہ بہتر است۔ گفتا دشنام یا ازخوردہ چہ بہتر است  
 گفتا کہ غضب یا ناخوردہ چہ بہتر است۔ گفتا کہ حرام یا ترجمہ۔ دینے سے کیا  
 اچھا ہے۔ کہا کہ طعام نہیں دینا کیا بہتر ہے۔ کہا دشنام یعنی گالی دینا۔ کہانا  
 کیا اچھا ہے۔ کہا غضب یعنی غصہ کو نہیں کہانا کیا بہتر ہے۔ کہا حرام یعنی حرام  
 نہ کہانا سوال۔ عبادت کون سی بات سے مقبول ہوتی ہے۔ جواب طہارت  
 سے اور پاکیزگی ظاہری اور باطنی سے۔ بدیت۔ تاباری طہارت ظاہر یا  
 باطن نیز حق کہ ظاہر یا جب ظاہری کو تو حاصل کرے گا۔ باطنی طہارت  
 کو تیرے سے خدا ظاہر کرے گا۔ سوال۔ طہارت ظاہری کیا ہے۔ جواب  
 بدن اور جامہ۔ جلے نماز کو نجاست غلیظہ اور خفیہ اور خفیہ و طی سے پاک کرے۔



بلیت طہارت چو جوشن خود بود اسے جو ان بنبر و سلاح عزائیل اس پر ترجمہ۔  
 طہارت مانند جوشن کے ہے۔ اسے جو ان نہیں کاٹتا ہے ہتھیار عزائیل کا اس جوشن  
 کو سوال۔ طہارت باطنی کا ہے جواب۔ دل کو حرص اور حسد بخل و عداوت و  
 کینہ و کبر و ریائے۔ اور غضب و غیبت وغیرہ سے پاک و صاف کرے۔ اور  
 خدا کی محبت سے دل کو معمور کرے۔ تار شونی باطنی کی آئینہ دل میں ظاہر ہووے۔  
 مرباعی خواہی کہ دل تو نشود آئینہ: وہ چیزیں روں کن نہ درون سینہ پلغض و  
 حرص و ریاء و غیبت بخل و عقد و کبر و دغا و کینہ: ترجمہ۔ چاہتا ہے تو کہ دل تیرا ہو  
 آئینہ۔ وہ چیزوں کو باہر کر سینہ کے اندر سے بغض اور حسد اور حرص اور ریاء اور  
 غیبت بخل و عداوت اور کبر و غضب و کینہ سوال۔ انسان کی طبیعت کتنی قسم پر  
 ہے جواب۔ اوپر تین قسم کے۔ اول عاقل۔ دوسرا نیم عاقل تیسرا جاہل سوال  
 عاقل کون ہے جواب۔ عاقل وہ ہے کہ کوئی کام کرنے سے پہلے اس کے  
 انجام کو سوچے۔ اور جوابات کرے سمجھ کے کرے جو بعد کو نہ پچھتاوے۔ بلیت  
 اول اندیش آنکھی گفتار بنیاد پر پیش آمد است پس دیوار: ترجمہ۔ پہلے سوچ لے  
 بعد کلام کرنا پہلے بنیاد رکھتے ہیں۔ بعد کو دیوار اٹھاتے ہیں سوال نیم عاقل کون  
 ہے جواب کسی کام کے وقت ملک خطر میں گر جاوے۔ تو اپنے کو پیچھے نہ  
 نہ ہٹاوے۔ اور تدبیر لائق سے اس سے نجات نہ پاوے۔ اور ہرگز پریشان  
 اور پر اگندہ نہ ہووے۔ بلیت مشکلت نیست کہ آسان نشود: ترجمہ۔ ہر کام  
 نشود: ترجمہ۔ ایسی کوئی مشکل نہیں ہے جو آسان نہ ہووے۔ آدمی کو چاہیے  
 کہ گھبرائے نہیں سوال جاہل کون ہے جواب۔ جاہل وہ ہے۔ بجز دیکھنے



کسی خطبے کے اپنے کو گم کرے۔ اور پرگندہ و پریشان ہو کر نجات کی تدبیر سے رہ  
 جاوے۔ پاشانی رسوائی میں گرفتار ہووے۔ بلیت۔ آنچادانا کند۔ کند ناواں پ  
 لیک بعد از قبول رسوائی پ ترجمہ جو کچھ عقلمند کرتا ہے۔ وہی نادان ہی کرتا ہے  
 لیکن بعد اٹھانے پریشانی و رسوائی کے سوال۔ نشانات عاقل کے کیا ہیں  
 جواب۔ چار چیز علامت عقلمندی کی ہیں۔ اول اپنے دشمنوں کو دوست بناوے  
 بلیت۔ دوستی را ہزار شخص کم است پ دشمنی را یکے بود بسیار ترجمہ۔ دوستی  
 کے لئے ہزار شخص کم ہیں۔ دشمنی کے لئے ایک شخص بہت ہے۔ دوسرے جاہلوں کے  
 شر سے ہمیشہ بچتا رہے یعنی ڈرتا رہے۔ بلیت ز جاہل گیر زندہ چوں تیر باش  
 نیامختہ چوں شکر شیر باش پ ترجمہ۔ جاہل سے بھاگنے والا مانند تیر کی ہو۔ مانند  
 شیر و شکر نہ ملا ہوا رہے۔ تیسرے۔ صاحب فبق و فحور کی پسند و نصیحت سے اصلاح  
 کرے۔ مثنوی۔ گرچہ دانی کہ نشوونگہوی پ ہرچہ دانی تو از نصیحت و پسند پ زود  
 بینی صفینہ ناواں را پند و پا و قنادہ اندر بند پ دست بردست میزند کہ در پ  
 نشنیدم حدیث دانشمند پ ترجمہ۔ اگرچہ جانتا ہے تو کہ نہیں سنتے ہیں۔ مگر جو  
 کچھ تو جانتا ہے۔ پسند و نصیحت سے کہتا رہ۔ جلد و کیا گیا تو۔ نادان کہینہ کو اٹھا لگا  
 ہوا قید خانہ میں۔ ہاتھ او پر ہاتھ کے مارتا ہے۔ کہ افسوس نہیں سنائیں نے عقلمند  
 کی بات کو چوتھے۔ قضاے الہی پر راضی رہے۔ اور دل تنگ نہ ہووے بلیت  
 چوروی نگر دو خدنگ قضا پ سپر نیست مرنبہ را خبر رضا پ جبکہ رہ نہیں ہوتا ہے  
 قضا کا تیر سپر نہیں ہے خاص بندہ کو سوائے رضا کے سوال۔ کون سی چیز انسان  
 سے نزدیک زیادہ ہے۔ جواب۔ موت۔ کہ انسان ہر چند اس سے دور زیادہ



بھاگتا ہے۔ نزدیک زیادہ ہوتی ہے۔ بلیت۔ ہوئے سپید از اہل آرد پیام پست  
 خم از مرگ برساند سلام پیکمفید بال موت کا پیام لاوے۔ کو بڑی پیٹ موت کا  
 سلام پہنچاتی ہے سوال۔ کون سی چیز انسان سے زیادہ دور ہے۔ جواب  
 حصول مراد کہ ہر چند آدمی حاصل کرنے میں اس کے نزدیک زیادہ جاتا ہے لیکن  
 مقصد اس کا بسبب مثبت تقدیر کے اسی طرح اور زیادہ دکھلائی دیتا ہے فرد  
 قفل تقدیر بہ تدبیر کے وانگندہ ورنہ درز فلک اہل خرد بسیار اند بہ ترجمہ تقدیر  
 کے قفل کو تدبیر سے کوئی نہیں کھولتا ہے۔ ورنہ آسمان کے نیچے اہل خرد بہت ہیں۔

سوال۔ انسان کا وجود کس چیز سے ہے۔ جواب باہتیار اصل کے معنی سے  
 ہے۔ اور خوراک و پوشاک بھی اس کی اسی سے ہے۔ اخرا اس کامی ہے۔

اے برادر جو عاقبت خاک است بہ خاک شویش از انکہ خاک شوی بہ ترجمہ۔  
 اے بہائی جیکہ آخر خاک ہے۔ خاک ہو پہلے اس سے جو خاک ہووے تو بہ سوال  
 گل یعنی مٹی کیا چیز ہے۔ جواب۔ اس کے عناصر اربعہ سے یعنی چار عنصر سے۔ مثل۔  
 خاک۔ پانی۔ ہوا اور آگ۔ اور اصل خلقت عناصر کی آسمانوں سے ہے۔ اور وجود  
 آسمانوں کا فطرت اول عقل سے ہے۔ اس کو عقل احمدی اور قلم۔ اور اُم الکتاب  
 اور معلول اول ہی کہتے ہیں۔ اور یہ بمنزلہ دانہ کے ہے۔ اور ایسے علوی یعنی آسمان  
 اور اقبات یعنی زمین مانند شجر کے۔ اور ہوا البید ثلاثہ یعنی جمادات۔ نباتات  
 اور حیوانات مانند برگ یعنی پتے اور شگوفے یعنی کلیاں اور پھول کے ہیں۔ اور  
 انسان مانند ثمرہ۔ اس درخت کے۔ ایسا ہے۔ تو ان کے در یک طرفہ العین  
 زکات و لون پر یاد آور دو کونین جو قافہ تقدیرش دم قلم زدہ تہرا ان نقش بر لوح عم زدہ



ازاں دم گشت پیدا جملہ عالم بہ وزاں دم شد ہویدا جان آدم بہ چو خود را دید یک شخص معین  
 تفکر کرد تا خود مستم بہ ترجمہ - قدرت والے نے - یک پلک مارنے میں - کث  
 ونون سے - یعنی نقطہ کن سے دو جہان کو پیدا کیا جب اسی کے قدرت کے کان  
 نے دم قلم پر مارا - ہزاروں نقش عدم کے تختی پر ظاہر ہوئے - اسی دم پیدا ہو گئے تمام  
 جہان - اسی وقت ظاہر ہوئی جان آدم بہ جب اپنی کو دیکھے - یک شخص معین - فکر کرنے  
 لگے - میں کون ہوں - کیا ہوں - سوال - کئے انسان کو نور الہی نہیں کہتے ہیں -  
 جواب - باعتبار فرق مراتب کے - اگرچہ یک نور ہے لیکن نام سے خالی کے  
 مشہور ہوا - بلیت - ہر مرتبہ از وجود حکمے دارد بہ گرفتہ مراتب کنی ز ندیق بہ ترجمہ - وجود  
 کی وجہ سے ہر مرتبہ ایک حکم کہتا ہے - اگر مراتب کو نگاہ نہ رکھے گا - تو ز ندیق (کافر) ہوگا  
 سوال - انسان خالی کیا ہے - اپنے آپ کو نور بنا سکتا ہے جواب - ہاں - قوت  
 عبادت و ریاضت عروج کے پرورے گرجا دیں گے یعنی دور ہو جاویں گے - اور  
 قوت ملکی اس کے روحانی قوائے میں پیدا ہو جائے گی - اور اپنی اصل کی طرف  
 رجوع ہوگا - اور خاک کی کثافت کی تاریکی - نور ایمان کی روشنی سے منور ہو جائیگی  
 تا صفات حیوانی کو انسانی سے - اور انسانی کو ملکی سے بدل کر کرمانند حجاب کے  
 جو دریائے وحدت سے کنار کثرت میں جدا پڑا ہے - اپنے کو اس میں فنا کرے -  
 البتہ وہی اصل دریا اتصال باطنی کا قبول کرے - نور علی نور ہو جائے گا - رباعی -  
 تا چند کہ باہر زہ گردم گردی بہ تاروشن و پرفضا جو انجم گردی بہ چیزے ز تو گم نیست  
 کرا می طلعی بہ ز ہمار خود کوش کہ خود گم گردی بہ ترجمہ - تکب تکب ہو دیگی میں آدمیوں  
 کے گرد چہرے تو بہ تاروشن و پرفضا مانند ستاروں کے ہووے تو بہ کوئی چیز تجھ سے



گم نہیں ہے کس کو طلب کرتا ہے تو بہ ضرور اپنے اندر رکوشش کرنا یہاں تک کہ خود گم  
 ہووے تو یہ سوال بمقام اتصال کا کب حاصل ہوتا ہے جواب اپنی ذات کو فنا  
 کرنے سے جس وقت وہ گم ہوا وہی باقی رہا۔ اولیں۔ بلیت۔ تو در او گم شود وصال  
 این است پسید تو باش اصل کمال این است پس ترجمہ۔ تو اس میں گم ہو یعنی ذات  
 حق میں وصال یہ ہے اور پس باتومت رہ ہرگز کمال یہ ہے اور پس سوال۔ مومن  
 کسکو کہتے ہیں جواب۔ وہ جو ہمیشہ خدا سے راضی رہے۔ اور اس کو اپنے سے راضی  
 رکھے۔ یعنی خدا اس سے راضی رہے۔ بلیت۔ نئی گویم کہ از دنیا جدا باش یا بہر کارے  
 کہ باشی با خدا باش یا ترجمہ نہیں کہتا ہوں میں دنیا سے جدا رہ جس کام میں رہے تو خدا  
 کے ساتھ رہ۔ سوال۔ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کون سی چیز میں ہے جواب۔ معرفت  
 میں ذات کی۔ اور ہمہ تن طرف اس کی متوجہ رہنا۔ بلیت۔ دمدم دم را غنیمت  
 داں دمدم شو دمدم یا واقف دم باش دم را دمدم بجا دم یا ترجمہ۔ دمدم سانس  
 جو تیری آتی جاتی ہے غنیمت جان اور دمدم رہ۔ سانس کے ساتھ۔ ہر آن خبردار  
 دم سے رہ۔ اور سانس کو دمدم بجا یعنی بے یاد خدا کے مت جانے دے۔  
 ہر وقت شغل پاس انفاس کرتے رہ۔ سوال۔ روح کو جسم کے ساتھ کیا مناسبت  
 ہے۔ جواب۔ اس طرح جیسا کہ سوار کو گھوڑے کے ساتھ۔ اور گھوڑے کو  
 سوار کے ساتھ۔ بلیت۔ ہمیں میروت عیسیٰ از لاغری یا تو در بند آئی کہ خر  
 پروری یا ترجمہ۔ یونہی مر رہا ہے۔ تیرا عیسیٰ لاغری سے۔ تو فکر میں اسی  
 کی ہے کہ گدھے کو پرورش کرے یا یعنی تیری جان مثل عیسیٰ کے ہے۔ اور  
 تن تیرا مانند گدھے کے ہے۔ تیری جان بے یاد خدا لاغر ہو رہی ہے اور



تن کو جو مثل گدھے کے ہے۔ اس کو پروا نہ کر رہا ہے۔ سوال بہترین صفات  
 انسانی کیا ہیں جواب۔ فسرو، سخاوت، عبادت، شجاعت، عدالت،  
 با انسان بود بہترین صفہا، ترجمہ۔ سخاوت، عبادت، شجاعت، عدالت۔  
 انسان کے لئے یہ بہترین صفات ہیں۔ سوال۔ بدترین صفات انسان  
 کے کیا ہیں جواب۔ فسرو، بخل، کین، است، ظلم، غفلت، داں، بدترین  
 صفات در انسان، ترجمہ۔ بخیلی اور کینہ اور ظلم کرنا اور غفلت خدا کی یاد اور  
 خدا کے احکام وغیرہ سے۔ یہ بدترین صفات انسان کے ہیں۔ سوال۔ صبر  
 حکما، یعنی دانا لوگوں کی کتنے ہیں جواب۔ بیش ہیں۔ اول وہ کہ قناعت کو  
 اختیار کرو۔ اور ہوا و ہوس کو چھوڑ دو۔ کیونکہ سلامتی قناعت میں ہے۔ دوسرے  
 نعمت کے زیادہ ہونے پر شکر ادا کرو۔ اور تنگی کے وقت صبر اختیار کرو۔  
 کہ شکر مناسب زیادہ کرنے والا نعمتوں کا ہے۔ اور صبر کرنا کشائش کاموں  
 کا ہے۔ تیسرے مصیبتوں کے وقت اپنے دلوں کو مضبوط رکھو چوتھے۔ ہر کام  
 کو چھوٹا اور حقیر مت جانو۔ کہ کمال اس کا بزرگی کی قابلیت رکھتا ہے۔ پانچویں  
 باخلاص دوستوں کی تربیت ہے۔ غافل مت رہو چھٹے۔ دوستوں کو اتنی  
 قوت مت دو۔ جو اگر دشمن ہو جاویں۔ تو تم پر غالب ہو سکیں۔ اور وقت واحد  
 میں ان کے ساتھ اتنی محبت مت کرو جو اگر ہمیشہ اس قسم کی محبت نہ کریں۔  
 تو دشمن ہو جاویں۔ ساتواں۔ بات بے ضرورت زبان پر مت لاؤ۔ آٹھویں  
 مزاج ہر چند کہ تندرست اور قوی ہووے۔ مگر تم اپنی زندگی کا ہر روز  
 مت کرو۔ نویں۔ مرض، ہر چند کہ جہلک ہووے۔ نا امید ہو کر علاج اور تدبیر



سے ہاتھ مت اٹاؤ۔ دسویں۔ دنیا کو سخت بلا سمجھ کر اس کو دل مت لگاؤ اُبتیا  
 اگر دنیا نباشد در وندیم نہ وگر باشد بہر ش پائے بندیم نہ بلائے زیں جہاں  
 آشوب تر نیست نہ کہ رنج خاطر است ایست در نیست نہ ترجمہ۔ اگر دنیا نہ ہو۔  
 تو ہم در وندیم۔ اور اگر ہووے۔ تو اس کی محبت میں گرفتار ہیں کوئی اس سے  
 جہاں میں زیادہ سخت تر نہیں۔ اگر ہو۔ تو دل کو تکلیف ہے۔ اور اگر نہ ہو تو ہی دل  
 کو تکلیف ہے۔ سوال۔ دوستی کی علامتیں کتنی ہیں جواب۔ چار۔ اول وہ۔ جو محبت سے  
 آزرہ نہ ہووے۔ دوسرے وہ۔ جو جدائی میں بہول نہ جاوے۔ تیسرے وہ  
 جو رنج و راحت میں ساتھ دے چوتھے۔ حاضر و غائب میں ایک حالت پر ہے۔  
 سوال۔ احمقی کی علامت کیا ہے جواب۔ آٹھ ہیں۔ اول بے بلائے کسی کے  
 دسترخوان پر بیٹھ جاوے۔ دوسرے ہرمان ہو کر صاحب خانہ پر حکم کرے تیسرے  
 دشمنوں سے نیکی طلب کرے نیکی کی امید نہ چھوٹے۔ نالایقوں سے احسان کی امید رکھے۔  
 پانچویں۔ دو آدمی آپس میں بات کرتے ہوں۔ تو اپنے کو ان کے درمیان میں  
 شامل کرے۔ چھٹے۔ حاکموں اور بزرگوں کی منہسی کرے۔ ساتویں۔ ایسی جگہ  
 پر بیٹھے۔ جو وہ وہاں بیٹھنے کے لائق نہ ہو۔ آٹھویں۔ زیادہ بولنے والا ہو۔ اور  
 بغیر رغبت کسی کے باتیں شروع کرے سوال۔ سلامتی ایمان کی کون سی  
 چیزیں ہے۔ جواب۔ دینداری اور تقویٰ تحمل اور ریاضت۔ اور صبر اور  
 شکر اور عبادت بدلت۔ با خدا اگر بت تراشی کعبہ ات سنگ آور دینا بے خدا  
 اگر کعبہ سازی بت ز تو تنگ آور دینا ترجمہ۔ خدا کی محبت کے ساتھ اگر بت بناؤ  
 تو کعبہ تجھے تیرا دیگا نہ یہ محبت خدا کے اگر کعبہ بناوے تو بت تیرے سے

شرم یعنی ننگ کریں گے۔ یہ بیت کسی عارف صاحب طریقت کی کہی ہوئی ہے۔  
مقصود اس شعر کا یہ ہے کہ خدا کی محبت میں گرفت بھی بنائے گا۔ کعبہ تجھے پتھر لاؤ گا۔  
یعنی وہ کام تیرا قبول ہو گا چونکہ نظر تیری خدا پر ہے۔ اگر بے محبت خدا کے ربا و  
نمود کے خیال سے کعبہ یعنی مسجد وغیرہ بنا دے تو وہ تیرے لئے بہت ہے۔  
یعنی بت ہی تجھ سے شرم کریں گے۔ بھاگیں گے یعنی دنیا کی قبول نہ ہوگی۔

سوال۔ سلامتی مال کی کون سی چیزیں ہے۔ جواب۔ ادا کرنے سے حقوق  
قربتداروں۔ اور حقدار اور محتاجوں کے۔ اور صفائی اپنی اور زینت بال  
بچوں کی کرنا۔ ضرور۔ زکوٰۃ مال بدرکن کہ فضلہ زراعت یا باغبان یا درویش  
دہانگوار یا ترجمہ۔ مال کی زکوٰۃ نکال۔ کیونکہ انگور کے فضلہ کو یعنی پتوں وغیرہ  
کو جبکہ باغبان کاٹتا ہے۔ انگور زیادہ ہوتے ہیں۔ ایسے ہی زکوٰۃ دینے سے  
مال زیادہ ہوتا ہے۔ ترقی ہوتی ہے سوال۔ تن کی سلامتی کس چیز پر ہے۔  
جواب۔ اعتدال کی نگاہ رکھنے میں۔ درمیان سیری اور بہوک کے۔ اور خواب  
اور بیداری کے۔ اور حرکت و سکون کے ضرور۔ تقدیر ہر سکون راحت  
و دیگر تفاوت را بہ دو پلن رفتن ایسا دون نشستن جفتن و مردن یا ترجمہ۔ اندازہ  
ہر سکون کا راحت ہے۔ دیکھ فرق کے تئیں۔ دوڑنا۔ چلنا۔ کھڑا ہونا۔ بیٹھنا۔ سونا  
مرنا۔ غرض یہ کہ ہر کام اعتدال کے ساتھ اچھا ہوتا ہے۔ سوال۔ کتنی چیزیں آدمی  
کو بدبخت کرتی ہیں۔ جواب۔ چار۔ اول۔ شہن۔ دوسرے۔ قرضہ بتیسرے۔ فرزند  
نالایق چوتھے بیوی پخصلت اور ناموافق۔ سوال۔ کیمینہ پن کی علامتیں کتنی ہیں۔  
جواب۔ چار۔ اول۔ اپنے سے جو ذاتا زیادہ ہے۔ اس کے ساتھ بحث و



مقابلہ کرنا۔ دوسرے نا تجربہ کار پر اعتبار کرنا۔ تیسرے عورتوں کے کمر سے بٹکر رہنا چوتھے۔ لڑکوں کی صحبت رکھنا۔ سوال غفلت کی علامت کیا ہے جواب آخرت کی نعمت کو اس جہان سے بہتر سمجھنا۔ اور پھر دین کو دنیا کے بدلے میں بیچنا۔ موت سے غافل ہو کر اپنی زندگی پر مغرور رہنا۔ چوتھے۔ اپنے یقین سے رزاق مطلق کو روزی پہنچانے والا سمجھنا۔ اور پھر ہر وہ اپنے کسب و قوت بازو کا کرنا قطعہ۔ فراموشی نہ کر دینا دریاں حال یہ کہ بوئی نطفہ مدفون و مدبوش بہ روانت داد عقل و طبع و ادراک بہ جمال و نطق و دماغی و فکر و مدبوش بہ دہشت مرکب کردہ برکت بہ دو بازویت مرتب کردہ بردوش بہ چہ می پنداری ہے ناچیز ہمت یہ کہ خواہہ کردنت روزی فراموش بہ ترجمہ نہیں فراموش کیا اللہ تعالیٰ نے تجھے۔ اس حال میں کہ تہا تو نطفہ مدفون اور مدبوش بہ جان تجھے دی۔ اور عقل اور طبیعت اور ادراک جن گویائی اُڑائے اور مدبوش۔ دس انگلیاں بنائیں استیصال پر۔ دو بازو تیرے مرتب کئے کا ندھے پر۔ کیا گمان کرتا ہے تو اسے ناچیز ہمت۔ کہ بہل جائے گا تیرا پروردگار تجھے۔ روزی دینے میں سوال بہترین آراستگی مرد کے لئے کیا ہے۔ جواب۔ مرد کو چاہیے کہ صبح کو آئینہ میں نظر کرے۔ اگر صورت اپنی اچھی دیکھے۔ سیرت کو بھی نیک کرے۔ تاہر و نیک ہوویں یعنی صورت بھی نیک۔ سیرت بھی نیک۔ اور اگر اپنے کو بہ صورت دیکھے۔ سیرت کو نیک کرے۔ تاکہ دو بڑائیاں اس میں ایک جگہ جمع نہ ہو جائیں بلیت۔ واہ چہ خوش است مصرعہ مرغوب بہ سیرت نیک بہ صورت خوب ترجمہ۔ واہ کیا اچھا مصرعہ پسندیدہ ہے۔ اچھی خصلت بہتر ہے خوبصورتی سے

سوال۔ اسراف کیا ہے جواب۔ بخل و احتیاط اور خشش کرنا۔ اسراف نہیں ہے۔ تا بغیر  
 رضا مندی اللہ تعالیٰ کے حفظ نفس اور اپنی ناموری کے خیال سے بجا خرچ کرنا  
 اسراف ہے۔ بلیت۔ خوردن برائے زلیقن و ذکر کردن است۔ تو معتقد کہ  
 زلیقن از بہر خوردن است ترجمہ۔ کہا نا واسطے زندگی اور ذکر کرنے کے  
 ہے۔ تو نے اعتقاد کیا ہے۔ کہ جینا واسطے کہنے کے ہے۔ سوال غفلت کون  
 سے عمل سے پیدا ہوتی ہے۔ جواب۔ خدا کی نافرمانی اور نفس کی اطاعت کرنے  
 سے۔ بلیت۔ بقول دشمن بیان دوست لشکری پیہیں کہ باکہ بریدی و باکہ  
 پیوستی۔ ترجمہ۔ دشمن کے کہنے پر دوست کے اقرار کو توڑ اتونے نہ دیکھ  
 کہ کس کے ساتھ ملا تو یہ اور کس سے جدا ہوا تو سوال۔ نفس کس کو کہتے ہیں۔  
 جواب۔ وہ جو خلاف حکم خداے تعالیٰ اور عقل و حکمت کے حکم کرے۔  
 اور وہ ایک قوت ہے نفسانی۔ کہ متعلق ارواح انسانی سے ہے بلیت  
 نفس اتارہ ترا دشمن بود۔ در رہ دین حقت راہ زن بود۔ ترجمہ۔ نفس اتارہ  
 تیرا دشمن ہے۔ دین کے حق کے راستہ میں تیرا رہ زن ہے سوال شیطان  
 کس کو کہتے ہیں۔ جواب۔ وہ جو انسان کی رگوں میں مثل خون کے دوڑتا ہے۔  
 اور برائی کے راستہ کی طرف کھینچتا ہے۔ اور اسکو خناس اور رہزن اور  
 غزایل ہی کہتے ہیں۔ بلیت شیطان ہزار مرتبہ بہتر ہے بے نماز نہ کو سجد پیش آدم  
 دیاں پیش حق نکرد۔ ترجمہ۔ شیطان ہزار مرتبہ بہتر ہے بے نماز سے۔ کہ اس نے بخل  
 آدم کے آگے نہیں کیا۔ اور یہ خدا کے آگے نہیں کیا۔ سوال۔ ان تمام علوم کی  
 ابتداء کس سے ہے۔ جواب۔ آدم علیہ الصلوٰۃ ہے۔ کہ حضرت پروردگار



نے تمام علوم کو متعدد زبان اور مختلف الفاظ میں ان کو سکھایا۔ اور علم باطن  
 میں اپنے اسرار سے اس قدر واقف کیا کہ اس سے فرشتوں کو کوئی حرف  
 یا فہم نہیں تھا۔ اس لئے مسجود ملائکہ کرپایا۔ بدلت سالہا دل طلب جامِ جسم  
 از ما میگردنہ انجہ خود داشت ز بیگانہ تمنا میگردنہ ترجمہ۔ برسوں دل سے جام  
 جمشید ہم سے طلب کرتا تھا۔ وہ جو خود رکھتا تھا بیگانہ سے آرزو کرتا تھا سوال  
 در میان روح اور عقل کے کیا مناسبت ہے جواب۔ ایسی نسبت جیسی کہ  
 در میان میں بادشاہ اور وزیر کے ہوتی ہے سوال۔ روح کی سلطنت اور  
 وزارت عقل کی کس دلیل سے ثابت ہووے جواب۔ دلیل ہونے سے  
 ارکان اس سلطنت کے۔ کس واسطے کہ بدن انسان کا ایک آباد ملک  
 ہے۔ اور دل قلعہ۔ اور روح سلطان عادل۔ اور عقل وزیر بادشاہ۔ اور حواس  
 خمسہ باطنی مثل حق مشترکہ اور متحدہ۔ حافظہ اور واسمہ۔ اور تصرفہ بصاحبان  
 درگاہ کے ہیں۔ اور مقام ان کا دماغ میں ہے۔ اور حواس خمسہ یعنی باج  
 حواس ظاہری مثل سامعہ اور بصرہ۔ اور شامہ۔ اور ذائقہ۔ اور لامسہ۔  
 بمنزلہ جاسوسان۔ اور عملداران حضوری کے ہیں جو کچھ دیکھتے ہیں۔ اور سنتے  
 ہیں۔ اور دریافت کرتے ہیں۔ بہت جلد اظہار اس کا حضور میں پادشاہ کے  
 پہونچاتے ہیں۔ اور اعضاء و اعصاب مثل پہاڑ اور ضلعوں کے۔ اور گوشت مانند  
 زمین ہموار کے۔ اور رگیں مانند نہروں کے خون مانند آبِ حیات کے اس  
 میں جاری۔ اور روح نبائی متعلق ان اشیاء کے ہے۔ اور زبان مترجم دربار  
 سرکار کی ہے۔ اور قلب خزانہ دار اسرار پروردگار کا۔ اور خطرات شیطانی

مانند چوروں اور مفسدوں اور راہزنوں کے۔ واسطے خالص کرنے نقد ایمان اور تاراج کرنے قافلہ نیتوں حیات کے۔ قابو میں رہتے ہیں لیکن انتظام سے عقل و وراندیش کے۔ پوشیدہ رہتے ہیں۔ اور پاسبانی سے توفیق ازی کے۔ اور نگہبانی سے خوف الہی کے بغضب کئے گئے ہوتے ہیں۔ بلیت اگر تہذیب لطف خود قدم پیش پاشو دردوری مادہ مبدمش پرتوجہ۔ اگر نہ رکھے ہربانی سے اپنی قدم آگے۔ سووے۔ اس سے دوری ہماری دہم زیادہ۔ سوال۔ تعداد اعضائی انسانی کتنے ہیں جواب۔ دو سو اٹھائیس مہرہ ترتیب پائی ہے سوال۔ انسان کے بدن کی گین گنتی میں۔ جواب۔ تین سو ساٹھ گین شاخدار۔ بدن پلٹی ہوئی ہیں۔ سوال۔ فائدہ اس سلطنت خلقت انسانی سے کتنے ہیں جواب۔ بہت ہیں۔ زمین اور آسمان اور چاند و سورج جو کچھ مخلوقات سے ہیں۔ واسطے خدمت انسان کے پیدا ہوئے ہیں۔ اور انسان واسطے ذات معرفت الہی۔ اور عبادت الہی پیدا ہوئے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس کو زمین پر خلیفہ مطلق بنایا۔ اور ابرار ان واسطے تیار کرنے خوراک اُس کے ستانی کرتا ہے۔ اور باد یعنی ہوا۔ مانند فراشوں کے جلو گاہ زمین میں اس کی خدمت گزاری کرتے ہیں۔ آگ اس کی باورچخانہ خاصہ کے لئے سرخ روئی حاصل کئے ہوئے ہے۔ اور ستارہ آسمان کے رنگ رنگ جواہرات کے صدیوں کو۔ اور طرح طرح کے مغزات کو زمین میں فنیہ بناتے ہیں۔ اور تمام جانور بری او بحری جان و دل سے اس کی خدمات بجالاتے ہیں۔ یہاں تک کہ نباتات عجیب خاصیتوں کے ساتھ اور نادر کیفیات سے کوہ و سیابان میں اور زراعت باغ



انتظار کام اس کے ایک پاؤں پر کھڑے ہیں اب انسان کو چاہیئے کہ اپنے  
 خالق کو پہچانے، اس سلطنت پنج روزہ پر مغرور نہ ہووے، تا نتیجہ حیات کا پاوے۔  
 اور زندگی کی نعمتوں سے سرفراز اور ممتاز ہووے قطعہ سجدہ سی۔ ابرو باد وہ  
 و خورشید و فلک در کار اند تا تو نانی و کف آری و غفلت نخوری بہمہ از ہر تو گمرشتہ  
 و فرمانبردار۔ شرط انصاف بنا شد کہ تو فرمانبری بہ ترجمہ۔ ابرو ہوا۔ اور چار  
 و سورج و آسمان سب کام میں ہیں جب تو روٹی ہاتھ میں لیوے غفلت سے نہ کہا تو  
 تمام تیرے لئے پریشان ہیں، اور فرمانبردار شرط انصاف کی نہ ہووے جو  
 تو حکم نہ مانے۔ سوال۔ موت کیا چیز ہے۔ جواب۔ موت۔ خداوند غر و جل  
 کی ایک مخلوق ہے، اور جو سجانہ تعالے نے اس کو ہر ایک ذی روح پر قابض  
 اور غالب فرمایا ہے۔ اور اس کو تابع ملک الموت یعنی حضرت غز اہل علیہ السلام  
 کے کیا ہے۔ اور آخرت میں اُسکو زکریا کی صورت میں محسوس لایا جاوے گا۔  
 اور ذبح کیا جاوے گا۔ اور فرشتہ دوزخ میں ندا کرے گا کہ تم ہم میں ہمیشہ اس  
 عذاب سے عذاب کئے جائے گے۔ اور موت نیچے گی۔ اور دو ہزار فرشتہ ہمیشہ  
 میں منادی کرے گا کہ اے نیکو کاران تمکو خوشخبری ہو۔ داخل ہونے میں جنت  
 کے۔ کہ ہمیشہ اس آسائش نعمت سے شاداں و فرعاں رہو گے۔ اس میں  
 موت کو پھر نہ دیکھو گے۔ اس ندا سے اہل دوزخ کا عذاب سو ہزار چند زیادہ  
 ہوگا۔ اور خوشی اور فرحت اہل جنت کی اسی طرح زیادہ ہوگی۔ جنت۔ گرینڈ  
 فرز انگاں و ست و ست ہے کہ در طب نند داروئے موت بہ توحبہ۔ واناؤں  
 نے مرنا قبول کر لیا۔ جبکہ طب کی کتابوں میں موت کی دوائہ دیکھی سوال حیات

کیا ہے جواب۔ صفات الہی کے پرتو سے ایک پرتو ہے۔ کہ ابتدائی خلقت  
 تمام عالم کی اوس سے ہے۔ اور روز جزا میں اس کو گہوڑی کی صورت میں رکش  
 تمام کے ساتھ ظاہر کریں گے۔ بلیت۔ ادھر قطع کردن نخل حیات تو پہنچو ارہ  
 دوہر نفس اندر کشاکش است بہ ترجمہ۔ تیری نخل حیات کے کاٹنے کے لئے مانند  
 ارہ کے تیرے دو سانس کشاکشی میں ہیں۔ سوال۔ عالم کتنے ہیں جواب۔  
 دو عالم ہیں۔ عالم غیب۔ عالم شہادت۔ اور ان کو عالم ارواح و عالم اجسام  
 بھی کہتے ہیں۔ بلیت۔ جہاں بکسر یہ ارواح و چہ اجسام بہ بودیم محن عالمش  
 نام بہ ترجمہ۔ جہاں کیساں ہے۔ کیا عالم ارواح کیا عالم اجسام۔ ایک جسم  
 معین ہے۔ اور عالم اس کا نام ہے۔ سوال۔ عالم مثال کیا ہے۔ جواب۔  
 یہی عالم ہے۔ کہ مثل پردہ کے درمیان میں غیب اور شہادت کے  
 حائل ہے۔ اور اسکو عالم برزخ کہتے ہیں۔ قطعہ۔ چہ خوش بگیش عالم غیب بہ  
 زمست نوبتی آزاد و نیم بہ بقید خاک از دست شہادت بہ قدام و ز طور  
 بیشی و کم بہ پو خود را نیک بشناسم خلاصم بہ وے شکل کہ من خود را ندانم بہ  
 ترجمہ۔ کیا اچھا تھا میں عیش میں عالم غیب کے بہت نوبتی سے آزاد و نیم میں  
 عالم شہادت کے ہاتھ سے مٹی کی قید میں پڑا ہوں۔ ظہور کی کمی و زیادتی میں۔  
 جب اپنے آپ کو اچھی طرح پہچانوں میں نجات پاؤں میں۔ لیکن مشکل یہ ہے  
 کہ اپنے کو نہیں جانتا ہوں میں سوال۔ موت اول ہے۔ کہ حیات جواب۔ باتیلاً  
 وجود کے موت اول ہے۔ اور بعدہ حیات۔ اور پھر موت ثانی اور پھر حیات  
 ثانی یعنی موت اول ایسی ہے کہ جہان میں پیدا نہیں ہوا کہ جہان میں پیدا



نہیں ہوا۔ باپوں کے صلبوں سے۔ جموں میں ماؤں کے نہیں ٹھنچا۔ معدوم الوجود ہے۔ اور حیاتِ اول وہ ہے کہ عدم کے گڑھے سے ایوانِ شہرہ میں پاؤں رکھا خلعتِ ستارہ کو پہنکر عمرِ طبعی سو سال یا کم بیش کو بسر کیا یعنی پورا کیا۔ بعد اس کے موتِ ثانی دپیش آئی کہ اس قفسِ عفری کو چوڑ کر طرفِ عالم بقا کے پرواز کیا۔ اور وجود اس جہان سے کالعدم ہوا۔ اور پھر حیاتِ ثانی کا پانا۔ محلِ حساب میزان میں آئے گا، اور موافق اعمال کے مقام پائے گا۔ اور یہ

حیاتِ ابدی ہے جو بعد میں موت نہیں کہتی ہے پس حیاتِ ستارہ ہیں دو جہان کی درمیان دو عدم کے واقع ہوئی ہے کہ ابتدائی عدم اول اور انتہائی عدم ثانی جو سوائے کاملوں کے کسی کو معلوم نہیں ہے۔ فخر و ایں دعیاں و طلش بیخیزند نہ کانز کہ خبر شد خبرش باز نیامد ترجمہ یہ مدعی لوگ اس کی طلب میں بخیرین

جس کو کہ خبر ہوئی خبر اس کی پھر نہیں آئی۔ سوال۔ پردہ شالی صورت پر عالم غیب کے ہے۔ یا شہادت کے جواب۔ صورت پر عالم شہادت کے ہے کہ یہ عالم چہ جہتوں سے۔ آگے اور پیچھے۔ سیدھے اور بائیں۔ اوپر اور نیچے جسکو

شش جہت کہتے ہیں۔ مقید ہے۔ اور وہ عالم جو اوپر عرش کے ہے۔ اس پر نورِ واقع زبردی موجود ہیں جہات نہیں رکھتا ہے۔ اور قیدہ مکان و لامکان

سے پاک رہتا ہے پس انسان خود پردہ اپنا ہے جب اس کو اٹایا۔ اس کی دل کی آنکھ نے مینائی حاصل کر لی۔ فرد نقاب چہرہ ندارد نگار لکش من

تو خود حجابِ خوبی حافظ از میاں بر خیزد ترجمہ چہرہ کے نقاب نہیں رکھتا ہے مشوق دلکش میرا نہ تو خود حجاب اپنا حافظ درمیان سے نکل جا بھوال علم باطن کیا ہے۔



جواب۔ مخزاسی علم ظاہر کا ہے فرد۔ آیات معنی ظاہر کیست نہ ولے ہفت  
 معنی باطن دروست نہ ترجمہ آیات میں ظاہر کے معنی ایک ہے۔ لیکن معنی اس میں  
 سات ہیں سوال۔ فرق علم باطن اور ظاہر میں کیا ہے جواب۔ کوئی فرق نہیں  
 ہے۔ مگر ظاہر بمنزلہ اسم کے ہے۔ اور باطن مانند سہمی کے۔ با ظاہر اجمالی ہے۔ اور  
 باطن تفصیلی۔ سوال۔ اسم سے طرف سہمی کے کس طرح پہنچ سکے ہیں جواب۔ بقا  
 کرنے سے اسم کے۔ اور آثار اپنی خودی کے۔ بلیت۔ اسم چوں خواندی سہمی  
 راجحوی نہ رو بد ریا گار برنا آید ز جونی نہ ترجمہ جب نام لیتا ہے تو سہمی کو ڈھونڈ چل  
 طرف دریا کے کام نہیں چلتا ہے نہر سے سوال مقم معرفت آہمی کا کس طریقہ سے  
 حاصل ہوتا ہے جواب۔ دو طریقہ سے۔ اول کویل کے ساتھ یعنی ہر شے کے  
 نام کو اس شے کے خالق تک پہنچاؤ۔ اور اس کو یقین سے جا کر تمام  
 اشیاء کو بھول جاوے۔ اور ہر وجود سے اس کی ذات کی طلب کرے تا ابتداء  
 اور انتہاء حصول کو پہنچے۔ اور معلوم ہووے۔ کہ اصل تمام خیرگی اس سے  
 ہے۔ اور پھر رجوع ہونا تمام اشیاء کا طرف اس کے ہے۔ دوسرا طریقہ۔  
 مشاہدات اور آگاہی دل سے چونکہ خیر ہونا۔ اس جہان سے نتیجہ علم باطن  
 کا ہے۔ رباعی۔ ہوش است سرمایہ صد و دسراست نہ فارغ بال آنکہ  
 از جہاں بے خبر است نہ دہیضہ خمی کنند مرغان فریاد۔ ہر چند کہ بیضہ از قفس  
 تنگ تراست نہ ترجمہ۔ ہوش ہے سرمایہ تنو درد کا۔ فراغت وہ ہے جو جہان  
 سے بے خبر ہے۔ اندھے کے اند نہیں کرتے مرغان فریاد نہ ہر چند کہ اند قفس  
 سے زیادہ تنگ ہے۔ سوال۔ مشاہدات کس طریقہ سے حاصل ہوتے ہیں۔



جواب۔ وہی دو طریقہ پر ہے۔ اول کسب پر ہے۔ جو طہارت۔ بدن کی نجاسات سے ہے۔ اور دل کی صفائی کلمہ و رات سے کر کر طرف ریاضت اور عبادت اور تقویٰ کے مشغول ہووے۔ اور مرشد راہ کو اپنا ہادی بنا کر ایمان کا چرغ غیاث میں لیکر مراقبات و با و خدا سے دل کے رنگ کو دور فرماوے۔ اور تہصیب سے دین و مذہب کے اپنے کو چڑاوے۔ کم کہنے کی۔ کم کہانے کی۔ اور کم سونے کی عادت کرے۔ تا مقام مکاشفات کو پہنچے۔ دوسرا وہب ہے۔ کہ حق تعالیٰ جبرائیل توفیق اس کے راستہ کے آگے رکھتا ہے۔ تا تجلی عبادت اور روشنی ایمان کی اس کے دل پر ایسا پرتو ڈالے۔ جو جذب اور شورش سے آشنا ہووے۔ بدلت۔ ہر چہ غیر از شورش و دیوانگی آپ کا ندران راہ دوری و بیگانگی است۔ ترجمہ جو کچھ سوائے شورش و دیوانگی سے ہے۔ کہ اس راستہ میں دوری و بیگانگی ہے۔ سوال۔ نشان مرد عارف کا کیا ہے جواب۔ ہر خند و ناتر ہووے اپنے کو زیاد و نادان سمجھے۔ اور نظر میں کو رباطن بوالفضولوں کے مثل دیوانہ کے رہے۔ ابیات۔ آنکس کہ بداند و بداند کہ نداند نہ اس طرب خوش بگردوں بگیا نہ و آنکس کہ بداند و بداند کہ بداند نہ اونیز خرفوش بمنزل برساند نہ و آنکس کہ نداند و بداند کہ بداند نہ و بداند کہ بداند نہ ہر ماند نہ ترجمہ۔ وہ شخص جو جانتا ہے اور جانے کہ نہیں جانتا۔ اپنے خوشی کے گھوڑے کو آسمان پر دوڑاوے۔ اور وہ شخص جو جانتا ہے اور جانے کہ جانتوں۔ وہی اپنے گدے کو منزل پر پہنچائے گا۔ اور وہ شخص جو نہیں جانتا ہے۔ اور جانے کہ میں جانتا ہوں۔ وہ نادانی میں سوار قیامت تک رہے گا محض بیوقوف رہے گا۔ سوال۔ دانائی کیا خیر ہے۔

جواب - اول کلمہ دانش و دانائی کا دانستن سے ہے یعنی جاننا معنی کے علم میں ہووے۔ اور اصل صلح میں معنی عقل کو خورد کے ہے۔ اور وہ مانند چراغ کے حجرہ دماغ میں روشن ہے لیکن معرفت الہی اور پانے میں اس کے صفات کے عاجز اور قاصر رہتی ہے۔ ہلیت - گر خورد در راہ اوقی میں بدے ہند نہراں شبل و ادہم شے بہ ترجمہ - اگر عقل اس کے راستہ میں حق میں ہوتی ہلاک ہوا مثل حضرت ثقلیٰ حضرت ابراہیم ادہم کے ہوتے مثل - روشنی عقل کی کس چیز سے ہے جواب علم سے ہے۔ اور روشنی علم کی پر سیز گاری سے۔ اور طہارت سے اور روشنی باطن کی معرفت الہی سے ہے۔ اور معنی سخن کے مثل لہن کے نقاب میں الفاظ کے اپنے چہرہ کو چھپائے رکھتی ہے یعنی عبادت ظاہری مانند دریا کے۔ اور حروف بمنزلہ موج کے۔ اور معنی مانند صدف یعنی سیپی کے۔ اور مضمون اس کا مانند موتی بے بہا کے ہے۔ ابیات - ہر سخن را معنی و مغزے بود بہ لیکہ مغزے در سرت کی می شود بہ گوش خرف و روشن دیگر گوش خربہ این سخن با ورنہ ارد گوش خربہ ترجمہ - ہر ایک بات کے لئے معنی اور مغز ہووے لیکن مغز اس کا تیرے سر میں کب ہوتا ہے۔ گدھے کے کان کو فروخت کرنا اور دوسرے کان خرید کر - اس بات کو جو یقین نہیں کرتا ہے - اس کو گدھا بولو - سوال عشق کیا چیز ہے جواب عشق ایک آگ ہے غیبی جسوقت دل میں گرتی ہے۔ ماسو کہ مطلوب کو جلاتی ہے۔ س باعی نیم رخ تو آکست منکم بعید بہ و آن نمی دگر آت غدا بی نشاید بہ برگردست نوشتہ عجی و مہیت بہ من بات عشق نقد مات بہ شہید



ترجمہ۔ عاشق اپنے معشوق کو کہتا ہے۔ اے پیارے تیرا دم بارخ بشارت دے  
 رہا ہے۔ یہ کہ میں تم سے دور نہیں ہوں۔ اور دوسرا رخ تیرا اے پیارے ارشاد  
 کر رہا ہے کہ میری جدائی کا عذاب تحقیق کسخت ہے۔ اوپر لوں مبارک تیرے  
 اطراف لکھا ہوا ہے یہی وحیست یعنی کلام کرنا بمعشوق کا عاشق کی زندگی ہے  
 پس جو شخص عشق میں معشوق حقیقی کے مرگیا پس تحقیق مراد وہ شہید یعنی شہید ہوا ہوا  
 بزرگوں کی صحبت کی تاثیر اور نصیحت ناصحوں کی کب اثر کرتی ہے جواب۔ راہ نجات کی  
 طلب کرنے سے۔ اور اٹھانا دل کا اپنے روش کے راستہ سے کسواسطے  
 جب تک کہ پناہ پھول کے درخت پر قائم ہے پھول کی صحبت کا اس کو کچھ اثر  
 نہیں ہے جب اپنی جائے سے ٹوٹ گیا۔ اور جدا ہوا جو ہر قابل ہوا البتہ صحبت  
 گل کے اثر سے اس میں خوشبو پیدا ہوگی۔ بدلت صحبت اندر جو ہر قابل کند  
 تاثیر دے۔ درند شاخ گل چرا از بوئے گل خوشبو نشد یہ سوال۔ سب مذہبوں  
 میں کون سا مذہب اچھا ہے۔ جواب ہے۔ در مذہب۔ مذہب دہقان خوب است  
 مولوی پنذہب دہقان چہ باشد۔ اچھے کاری بدروی۔ ترجمہ۔ مذہبوں میں سب  
 دہقان کا اچھا ہے۔ مولوی۔ مذہب دہقان یعنی کسان کا کیا ہو دے۔ جو  
 کچھ ہو دے۔ تو کاٹے گا۔ تو یعنی جیسا بیج ہو دے گا ویسا پھل حاصل کرے گا۔  
 سوال۔ ابتداء اور انتہا موجودہ مراتب کی کیسے جواب۔ ابتداء مراتب  
 موجودات کی عقل اول سے ہے کہ اس کو بہین اور عقل کل و معلول اول اور  
 حقیقت محمدی کہتے ہیں۔ اور بعد کے اعیان ثابۃ کہ عبارت صوۃ علیہ حق اور  
 معلول ثانی ہے۔ اسی طرح ہوا بعد ثلاثہ تک تنزل فرمایا۔ اور انتہائے مراتب



کہ ہم کو طول و عرض عین لازم ہے۔ اور عین یعنی گہرائی کو ترک کئے سطح ہوا یعنی برابر  
 جو طول و عرض رکھتا ہے۔ اور عین نہیں رکھتا ہے۔ پھر عرض کو قطع کئے خط باقی رہا۔ جو  
 طول رکھتا ہے۔ اور عین و عرض نہیں رکھتا ہے۔ پھر خط کو بھی قطع کئے جزی رہا۔ کلا  
 یہ تجزی یعنی ٹکڑے نہیں ہو سکتا ہے پس انسان قطع تعلقات کو مثل نردبان  
 کے چھوڑا جس طرح کہ عقل اول سے نزول کیا ہے۔ آہستگی سے عروج کرے۔ اور اس  
 بیضہ نوبین سے باہر اگر پرواں محبت کے کہو لے۔ آشیانہ قدیم کو پیونج سکتا ہے  
 ابیات۔ ولاتما کے دریں کا رخ مجازی نہ سنی مانند طفلان خاکبازی نہ  
 بيفشان بال و پراز آئینرش خاک نہ سیر تا کنگرہ ایوان افلاک نہ توئی آل  
 دست پر و مرغ گستاخ نہ کہ بودت آشیان بیروں ازیں خاک نہ چہرا ز آل  
 آشیاں بیگانہ کشتی نہ چو دوناں چغدازیں ویرانہ کشتی نہ ترجمہ۔ اے دل  
 کب تک اس محل مجازی میں۔ کرے توڑ کوں کی مانند خاکبازی نہ چہنگ  
 بال و پر کو خاک ملی ہوئی سے نہ اڑ جا کنگرہ تک ایوان افلاک کے نہ  
 تو وہ دست پر و مرغ گستاخ ہے۔ کہ تہا تیرا آشیانہ باہر اس خاک سے نہ  
 کس لئے اس آشیانہ سے بیگانہ ہوا تو۔ مانند مینہ کے اس ویرانہ کا آؤ  
 ہوا تو نہ سوال۔ پیدایش انسان کی اصل میں خاک سے ہے لیکن ظاہر کس  
 چیز سے ہے جواب۔ خاک سے ہے کس واسطے کہ جو کچھ آدمی غلہ اور میوہ  
 جات وغیرہ سے کہتا ہے۔ اشیاء خاکی سے ہے۔ اور اس خوراک سے  
 خون پیدا ہوتا ہے۔ اور خون سے وجود نطفہ اور حلقہ اور جنین تیار ہوتا ہے۔  
 پس باعتبار اصل کے تمام خاک سے ہے۔ اور باعتبار خاک کے تمام خاک سے ہر قطعہ



آدم از خاک است و خا دو گل ز خاک آمد پدید بنجامه خاک و غلہ خاک و تخت خاک  
و جسم خاک بن خاک مبد و لحد خاک بستر خاک فرش بن خاک اندر خاک گشت و رفت  
بیرون جان پاک بنترجمہ۔ آدم خاک سے ہے۔ اور خا دو گل خاک سے  
ہوئے بنامہ خاک اور غلہ خاک اور تخت خاک اور جسم خاک۔ خاک بھولا۔ لحد  
خاک یعنی قبر۔ اور بستر خاک اور فرش خاک۔ خاک کے اندر خاک ہو گئی۔ اور  
گئی جان پاک باہر۔ سوال۔ آدمی کے وجود میں ماں اور باپ سے کون سی  
چیزیں پیدا ہوتی ہیں جواب۔ چار چیز باپ سے۔ مثل بیڈی۔ اور گیس اور چربی۔  
اور اعصاب۔ اور چار چیز ماں سے ہیں۔ مثل گوشت و بال و جلد اور خون۔ جو  
کالبد انسانی کی بنیاد اور پرانی چیزوں کے ہے۔ بلیت۔ لحم و جلد و شعرو  
خون از طرف مادر شد چہار بن استخوان و رگہا و چربی و اذاب ہار بن سوال۔  
تمام آدمیوں کو آپس میں بہانی کس لئے کہتے ہیں۔ جواب۔ باعتبار اصل کے  
کہ اولاد آدم علیہ السلام کی ہیں۔ اور بھی جو لڑکا ایک قطرہ سے اس جہان  
میں پیدا ہوتا ہے۔ اوپر ایک راستہ کے بے گناہ اور پاکیزہ وجود پاتا ہے  
لیکن اگر ماں باپ اس کے اگر نصرائی ہوں۔ تو نصرائی بناتے ہیں۔ اگر یہودی  
ہو دیں۔ تو یہودی بناتے ہیں۔ اور اگر بت پرست ہوں۔ تو بت پرست بناتے  
ہیں۔ بلیت مولانا سرور۔ ہر کسی را بہر کارے ساختند بن مہر آں را در  
و لہ انداختند بن ترجمہ۔ ہر ایک کو ایک ایک کام کے لئے بنائے ہیں۔  
ان کی محبت کو دل میں اس کے ڈالے ہیں لیکن جب خدا کی محبت پیدا نہ کرے۔  
آدمی نہیں ہے۔ بلکہ بدتر حیوان سے ہے کہ واسطے کہ تمام حیوانات خالق کی



بندگی میں مشغول ہیں۔ اور اس کی محبت کو سب میں رکھتے ہیں۔ بہلیت۔ شتر  
 چو شور و طرب در سراست : اگر آدمی را نباشد خراست : ترجمہ۔ جب اوٹ  
 کے سر میں شور و طرب ہے۔ اگر آدمی کو نہ ہووے گدہ ہے۔ سوال۔ خدا  
 کی محبت کس طرح پیدا ہوتی ہے۔ جواب۔ اس کی بخششوں کو دیکھنے سے۔  
 کس لئے کہ پیدا کرنا تیرا خدا پر لازم نہیں تھا۔ محض ارادت ازلی اور احسان  
 قدیمی سے تجھ کو عدم کی گلی سے جلوت گا۔ ظہور میں پیدا کیا۔ اور جو کچھ چاہتا  
 تھا۔ تو اسی ظاہری و باطنی سے تجھ کو بخشا۔ اور پیغمبروں کو واسطے سے ایک  
 دوسرے کے سیکھلانے علم ظاہر اور علم باطن کے۔ اور نصفیہ اور ترکیفیہ  
 کے لئے۔ اپنی کتابوں اور صحائف کے ساتھ سموت فرمایا۔ اور جو ربیع  
 اور مال دنیا کا جو زندگی کی زمیت ہے۔ تجھ کو ازانی فرمایا۔ بے تجھ کو چاہیے۔ کہ  
 خدا کی محبت اپنے مال و دولت و وزن و فرزند و گھر بار سے زیادہ کرے  
 تو۔ اور نعم حقیقی کی طرف رجوع ہووے۔ اگر چشم بنیا اور کان سننے کے  
 قابل رکھتا ہے۔ تو یہ بات خدا کی محبت پیدا کرنے کے لئے کافی ہے۔ ایسا۔  
 بدان دہرمن خدا و مکار : ذرا حق ترا دارد براں کار : زندہ بر روئے تو آں  
 پنجہ خویش : نماید نوش و نیش تو چوں نیش : زا گلستان دو چشم دو برگوش :  
 یکے بر لب نہد گوید کہ خاموش : دل را تابع خودی نماید : عداوت از حق  
 بر دل فراید : ترجمہ۔ جان شیطان مکار و غا با ذرا حق سے روکتا ہے۔ تجھے  
 اس کام پر پارتا ہے۔ تیری صورت پر وہ پنجہ اپنا دکھلاتا ہے۔ شربت تیری  
 نظر میں زہر : دو انگلیوں سے آنکھ پر اور دو کان پر۔ ایک اوپر اب کے



رکھے۔ کہ خاموش تیرے دل کو اپنے تابع کرتا ہے حتیٰ سے تیری عداوت  
 دل میں زیادہ کرتا ہے۔ سوال۔ اندھا کون ہے جواب۔ وہ شخص جو کسی  
 کو کفن میں دیکھے۔ اور اپنی موت سے غافل رہے یعنی نظر بند کرے۔  
 بلیت۔ اگر میر و عدو جائے شاو مانا نیست بکہ زندگانی مانیز جاودانی  
 نیست بترجمہ۔ اگر مرگیا دشمن خوشی کی جگہ نہیں ہے کہ زندگانی ہماری  
 ہی ہمیشہ نہیں ہے۔ سوال۔ بہرہ کون ہے یعنی جو اونچا ستا ہو۔ جواب۔  
 وہ جو نصیحت کی بات سمجھے۔ اور اس پر عمل نہ کرے۔ بلکہ کہنے والے کو اپنے  
 سے بیگانہ کرے۔ بلیت۔ سخنم قطرہ بود سخن شریف تو صدف بکہ قطرہ رادولت  
 و روانہ شدن ر صدف است بترجمہ۔ بات سیری قطرہ ہے۔ اور کان ستیر  
 سیسی۔ قطرہ کو در دانه ہونا صدف سے ہے۔ سوال۔ گونا گونا کون ہے۔ جواب  
 وہ جو نصیحت کی یاد رکھے۔ اور کسی سے نہ کہے۔ بلیت۔ چونی نمیم کہ نابینا و جاہ  
 است بکہ خاموشی تنہا گناہ است بترجمہ جب دیکھتا ہوں میں کہ اندھا  
 اور کنواں ہے۔ اگر خاموش بیٹھوں میں گناہ ہے۔ سوال۔ دونوں جہان  
 کی نعمت کس کو حاصل ہے جواب۔ جو اپنے نفس کو تنبیہ کرے۔ اور ہمیشہ  
 اپنی خصلتوں کی طرف مشغول ہووے۔ اسلئے کہ نفس بمنزلہ نادان لڑکے کے  
 ہے۔ وقت بلوغ تک جو عبارت موت سے نا لائق فعلوں سے اس کو سختی کہے  
 اور گوشالی دنیا چاہیے۔ اور ایک لمحہ اس سے غافل نہیں ٹھہر سکتے۔ اگر  
 زمان بلوغ تک نیک اخلاق سے آراستہ ہوا۔ دونوں جہان کا مقصد  
 اور زندگانی کا نتیجہ اس کو حاصل ہووے۔ مگر جب لڑکا نابالغ اس جہان



سے گزر جاوے۔ بسبب غفلت اپنے۔ اور ضائع کرنے نقد عمر کے۔ ہزارندامت  
 دوسرے عذاب کے گرفتار ہووے۔ بلیت۔ خنک نیک بختی کہ در گوشہ پ  
 بدست آرد از معرفت تو شہ پ ترجمہ۔ اچھا وہ نیک بخت کہ ایک کوٹے  
 میں ماسل کرے پ معرفت سے کوئی تو شہ سوال نفس کو کس طرح تنبیہ  
 کرنا چاہیے۔ جواب۔ اس صورت سے۔ کہ اسے نفس اگر خدا کی بندگی نہیں کرتا  
 ہے۔ تو اس کی روزی مت کہا۔ اور اگر رضا پر اس کی راضی نہیں ہے۔ تو  
 آسمان کے نیچے سے باہر ہو جا۔ اور اگر اس کی دی ہوئی سے خوش نہیں ہوتا ہے  
 تو۔ اور زیادہ طلب کرتا ہے۔ دوسرے خدا کو طلب کر۔ تا تجھ کو روزی  
 دیوے۔ لَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْهَا اَللّٰهُمَّ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ سوال کس طرح انسان  
 نفس کو ملازم کئے ہیں جواب۔ از روئے حکمت ازلی کے آدمی عدم میں  
 تھے جو قلم قدرت کا ساتھ سعادت اور شقاوت بریک کے چلائے۔  
 لیکن یہاں عالم اسباب ہے نفس کے مغلوب کرنے کا راستہ عقل۔  
 اور ایمان کی روشنی سے کئے ہیں۔ اور اظہار اسی کی عداوت کا بنی  
 آدم کے کئے ہیں۔ یہاں شخص نفس کو دشمن جانتا ہے لیکن قصورِ امت سے  
 اس پر غالب نہیں ہو سکتا ہے۔ کیونکہ وہ اپنے کاموں کو اس کی نظریں  
 اچھے دکھاتا ہے جو شخص کہ نفس کو پہچانا۔ اور اس پر غالب ہوا۔ اور اس  
 کی اطاعت نہیں کیا نتیجہ نجات کا حاصل کیا۔ اور اسی سبب سے نیک و  
 بد آپس میں ممتاز ہوئے یعنی امتیاز کئے گئے۔ اور سعید و شقی معلوم ہوا بلیت  
 گناہ گر چہ خود اختیار ما حافظ نہ تو در طریق ادب کوش گو گناہ من است



ترجمہ۔ اگرچہ گناہ کرنے کا اختیار رکھو نہ تھا۔ اے حافظ۔ مگر تو ادب کے طریقہ کو کوشش کر پڑھو میرا گناہ ہے سوال۔ دلیل راہ ایمان کی کیا ہے جواب۔ تین چیز۔ اول زبان سے اقرار کرنا۔ کہ فرمان خدا کا برحق ہے۔ اور وہ وحدہ لا شریک ہے۔ دوسرے۔ دل سے اُس کے تئیں تصدیق کو پہنچانا۔ تیسرے۔ ڈو۔ کان کے ساتھ عمل کرنا۔ سوال۔ مواحد کون ہے۔ جواب۔ وہ جو سوائے خدا کے اس کی نظر میں نہ آوے۔ بلیت کیے بین ویکیے دان ویکیے گوئے پیکے خواہ ویکیے خوان ویکیے جوئے پیکے ویکہ اور ایک جان اور ایک کہہ۔ ایک کو چاہ اور ایک کو پکار اور ایک کو ڈھونڈ۔ بلیت ایشاً۔ بک چراغ است دریں خانہ کہ از پرتو آں پیر کجائی نگر می انخنے ساخته اند پترجمہ ایک چراغ ہے اس گہر میں جو پرتو سے اس کے جہاں نہیں دیکھتا ہے۔ ایک مغل بنائے ہیں سوال۔ توحید کی ہے جواب۔ خدا کو بجمع وجوہ وحدہ لا شریک جانتا کہ وہ واجب الوجود ہے۔ اور سوائے اس کے جو مشرکان اس کو خدا جانتے ہیں۔ متمتع الوجود ہے۔ اور تمام مخلوقات کو ممکن الوجود کہتے ہیں کہ قدرت ازل کے پرتو سے ظہور پائی۔ اور وجود تمام ممکنات کا وجود حق سے قائم ہے۔ رباعی۔ حق جان جہاں است و جہاں جملہ بدن پنا جناس ملائکہ جو اس این تن پنا اجرام و عناصر و موالید اعضاء پنا توحید سبقت و دیگر اسمہ تن سوال۔ خدا کا دیکر کو حاصل ہو گا۔ جواب۔ اس کو جو جہاں پہنچاتا۔ اور ایمان لایا۔ اور دیکھا آخرت میں ہی بلا کیف

اور بلا حجتِ نعمت و یدار سے جو بہترین نعمت جنت سے ہے ممتاز ہوگا۔  
 اُس کو خواب میں دیکھنا ہی اربابِ شرع کے نزدیک جائز ہے۔ قولہ  
 تَعَالٰی: مَنْ كَانَ فِي هَذِهِ أَعْمٰی فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمٰی ؕ  
 جو شخص یہاں کا اندھا ہے پس آخرت کا یہی اندھا ہے بشرِ حضرت خاموش  
 نابینا یہاں جو ہے نابینا وہاں ہی ہے دیکھا نہیں جو اس جا جا کر وہاں کیا دیکھے  
 ابیاتِ چشم بکشا کہ جلوہ دلدلِ تجلی است بردر و دیوارِ پنخ و اقرب الیہ آمدہ  
 است۔ دور افتاد و دور نپدار پناو پیش تو ایسا وہ چوسر و سرفرو بردہ تو نرس  
 دار پنا کہہ کہول کہ جلوہ دلدلِ تجلی ہے۔ در و دیوار پر تجن اقرب قرآن میں آیا  
 ہے۔ دور پڑا ہے تو غور خودی سے۔ وہ آگے تیرے کھڑا ہے۔ مانند سرو  
 کے۔ تو سر نیچے کیا ہے۔ نرس کی مانند۔

حائتمہ

موافق حکم خیر الکلام قل وذل اسی قدر بس کرتا ہے کس واسطے کہ اگر  
 گھر میں کوئی ہے۔ ایک آواز بس ہے یعنی اگر عقلمند ہے۔ تو یک اشارہ  
 یک حرفی کافی ہے بشر۔  
 دانا فراموش ہو تو فقط یک اشارہ بس نا داں کو لہو و لب ہے اور قصہ خوانی ہے

نقل

ایک شخص نے ایک عقلمند سے پوچھا کہ اس عالم میں انسان کو کیا چیز بہتر  
 ہے۔ کہا۔ دولت مادر زاد۔ کہا۔ اگر نہ ہووے۔ کہا۔ آنکھ بنی یعنی دیکھنے  
 والی۔ کہا۔ اگر نہ ہووے۔ کہا۔ کان شنوا۔ یعنی سننے والے۔ کہا۔



اگر نہ ہووے۔ کہا۔ موت بیکاری کی۔ یعنی عزت کے ساتھ مرنا بہتر ہے۔  
ذلت کی زندگی سے منہ رو۔

عمر گر خوش گذرد زندگی خضر کم است۔  
ترجیح۔ عمر اگر اچھی گذرے۔ زندگی خضر کی ہی کم ہے۔ اور اگر تلخی  
کے ساتھ گذرے۔ آدمی سانس ہی بہت ہے۔ فقط

تمام ہوئی کتاب اخلاق صابری۔ صل اللہ تعالیٰ خیر فلقہ محمد وآلہ  
واصحابہ اجمعین۔ برحمتک یا ارحم الراحمین۔

— ❦ —

کتاب نذر کے لئے کاپیہ  
جمیل احمد خاں حشمتی قصبہ امروہہ محلہ ٹہوال  
ضلع مراد آباد دیوبند (پی)

## اشعار خاتمہ

دیکھے وہ اخلاق چشتی صابری  
 دو جہاں میں باعث امن و چین کا  
 اور ملفوظات میں ایساں کے  
 جو کرے اس پر عمل ہووے فرید  
 علم و دانش میں جو ذی درجات میں  
 کر کے یہ اخلاق کی لکدی کتاب  
 قلب کے امراض کو شافی ہے یہ  
 جس طرح دریا ہو کوزہ میں بھرا  
 خوش طریق و عام فہم اس کو لکھا  
 علم فوں کے سب ہیں خیر الکلام  
 ہو ترا انجام بہرستہ والسلام

چاہے جو دنیا و دیں کی بہتری  
 ہے یہ دستور العمل و این کا  
 اس میں سب اسرار میں عرفان کے  
 سرسبز عقل و دانش کی کلید  
 آن عارف کے یہ ارشادات ہیں  
 اصل اور عمدہ مضامین انتخاب  
 حائقوں کے واسطے کافی ہے یہ  
 نفس مطلب اس طرح ہی چن لیا  
 فارسی سے ترجمہ اراد کیا  
 یا الہی ہو یہ مقبول آتام  
 ختم کراے صابری اس کو تمام

مرقوم ۶ جمادی ۱۳۳۸ھ ہجری روز شنبہ  
 خادم محمد فضل الہی طالب علم  
 چشتی الصابری



تقریظ جمیل احمد خاں صاحب چشتی الصابری امرودہوی غفرلہ

حق بسم اللہ الرحمن الرحیم حق

الحمد للہ رب العالمین والعاقبة للمتقین والصلوة والسلام علی رسولہ محمد وآلہ وصحابہ اجمعین  
 اما بعد ان دنوں پیر و مرشد قبلہ سیدنا حضرت خواجہ غلام حسین شاہ صاحب چشتی الصابری  
 والقادی حیدر آبادی کوئی تنظیلہ العالی نے ایک کتاب اخلاق پسند و نصح و تصوف موسوم  
 باخلاق صابری تالیف فرمائے ہیں جس کے دیکھنے سے اصول ظاہر و باطن دنیا و دین کے  
 معلوم و آگاہی ہوتی ہے عجیب سے طرز سے انتخاب فرمائے ہیں اسکی تعریف میں زبان  
 قاصر ہے میں نے واسطے حصول استفادہ برادران اہل اسلام و سلسلہ کیلئے طبع کرائی  
 ہے۔ اللہ تعالیٰ اسکو مقبول عام فرماوے۔ المرقوم ۶ رذی الحجہ ۱۳۵۱ھ

تقریظ جناب خلیفہ وزیر علی شاہ چشتی الصابری امرودہوی

الحمد للہ رب العالمین والعاقبة للمتقین والصلوة والسلام علی رسولہ محمد وآلہ وصحابہ اجمعین  
 اما بعد ان دنوں پیر و مرشد قبلہ سیدنا حضرت خواجہ غلام حسین شاہ صاحب چشتی الصابری والقادی  
 حیدر آبادی کوئی خلیفہ اکبر و اعظم حضرت شاہ ہاشم حسین چشتی الصابری حیدر آبادی کوئی حیدر  
 علیہ کے ہیں۔ ایک کتاب اخلاق پسند و نصح و تصوف موسوم باخلاق صابری تالیف  
 فرمائی ہے جس کے دیکھنے سے اصول ظاہر و باطن دنیا و دین کے معلوم و آگاہی ہوتی ہے  
 عجیب سے طرز سے انتخاب فرمائی ہے۔ اسکی تعریف میں زبان قاصر ہے۔ لہذا حصول  
 استفادہ برادران اہل اسلام و سلسلہ کے لئے یہ کتاب پیش نسخہ ہے۔ اللہ تعالیٰ  
 اسکو مقبول عام فرماوے۔ المرقوم ۶ رذی الحجہ ۱۳۵۱ھ